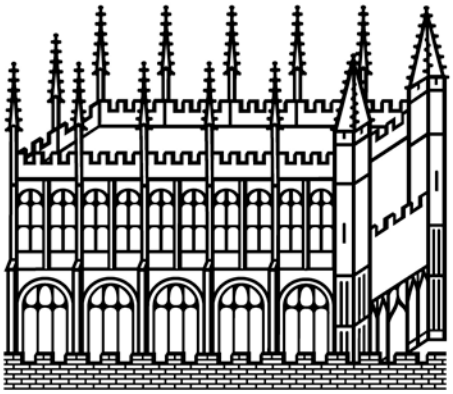


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

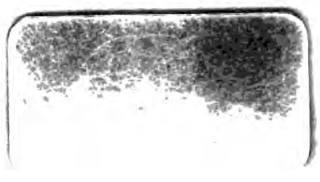
For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.





سجدہ کرو خدا کی نہین یاد ہے صنم — آخر کریم تہا تو کیا اور سنی پہر کرم — اک آن مین ہلا دیا اور پہر تھنبا دیا
دریا و کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا — باقی تو کچہہ رہا نہ تہلا پہر تہم گئی قدم — سبھو نچال کیا وہ چاہی تو اک پلک مارتی
اور زلزلہ بہی گہڑی مین نہ پہر تہم تہی ابہی — کڑ ڈالی آسمان و زمین کو اور تلے
اوڑنی لگی پہاڑ روئی کی طرح ہوا — قادر قدیم دم مین جو کچہہ چاہی سو کرے — دریا و کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا
اک آن مین ہلا دیا اور پہر تھنبا دیا — اتنا ہی اوس سے روی نہین پہر زلزلہ — خالق کا بہید ہی یہ کسی پر نہین کہلا
ہم تو اوسکی حکم کا جانی ہی بید ہا — تابع ہین جسکی رمز کی ہی سنی تباہ — معلوم سب ہین اوسکی ہی حاکم وہی الٰہ
دریا و کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا — جب اوسکا حکم آوی تو ہو کون سد راہ — کیا حکم ہی عزیزو ذرا دیکہو وہ ہوا
اک آن مین ہلا دیا اور پہر تھنبا دیا — حاکم وہی حکیم وہی حق وہی کبیر — خالق وہی خدا وہی دلدار وہی غنی — مالک وہی ملک وہی قادر وہی قدیر
دریا و کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا — عدرت کا اوسکی ایک یہ نمونہ تہا اے نظیر
اک آن مین ہلا دیا اور پہر تھنبا دیا

تمت

رنگینہ نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہ رنگ کہین لعل بدخشان مین نہ پایا — نیلم مین کہین گوہر غلطان مین آیا — یاقوت مین الماس مین مرجان مین آیا — جب حسن ازل پردہ امکان مین آیا
بیرنگ بہر رنگ ہر اک شان مین آیا — بو ہو کی ہر ایک پہولکی پتی مین سمایا — موتی مین ہوا آب گہر و نین ضیا ہے

تنہا نہا ہی وہ شہر کسو سے نہ ملا ہی — نزدیک ہے وہ سب سے جہان اوس سے پرے ہی — جب چشم کہلی دل کی تو پہچان مین آیا
کیا ماہ چہن سنبل و ریحان مین آیا — سب ملک یہی بات پکارین ہین برابر — گل یہی و یہی سنبل و یہی نرگس و ریحان — اپنی ہی تماشی کو گلستان مین آیا
کیا ارض و سما اور ملک و بہر و بن — کیا وحشی و طائر نہین اکرم کوئی انسان — اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن
ہمکو یہی آیت قرآن مین آیا — پانی سی کہین خاک کا پتلا وہ ہوا ہے — ہر بات یہی بات یہی ذکر ی ہر جن
یا روح جن اس خاک کی پتلی مین گیا ہے — آپہی تو بنایا ہی و آپہی وہ بنا ہے
وحدت سی الا ملک نی اوسی سجدہ کیا ہے — جو وقت کہ وہ صورت انسانی مین آیا — اگر کہین دیکہا ہی وہ یہ مین لگا ہے — اور حال کہین کہتا ہی لا منکی او پر چلا ہے
جو اوسکی شناسا مین یہی کثرتی مین بے — ہر تار مین بولا وہ ہر اک تان مین آیا — کیا چمپئی کیا پستی کیا احمر و اصفر
کیا سینسی کیا کشمشی کیا ابیض و اصفر — اب مثل نظیر اس چمن دہر کی اندر — سو طرح سے عالم کی خیابان مین یا

الحمد للہ والمنہ کتاب سیاہی زادہ در مطبع منشی نول کشور بماہ فروری سنہ ۸۸۴ علیزوی طبع شد

تمت

باہم کو لڑی چل اوٹھی زمین ہل گئی
دریاؤ کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا

کوئی اللہ اللہ کہہ اوٹھا کوئی یا علی
اک آن مین ہلا دیا اور پھر تھما دیا

لرزی مین اک ڈالیان نخلون کی ہل گئین
کوئی یا حسین کہہ اوٹھا کوئی یا علی

دریاؤ کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا
اک آن مین ہلا دیا اور پھر تھما دیا

جنات دیو شیر فیل اژدہے
قدرت کی تیغ کی ہی یہ کچھ آب و دے

دریاؤ کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا
اک آن مین ہلا دیا اور پھر تھما دیا

اور رونی دلکی کیا کہون جانی وہی خدا
ہیبت کی ماری پہلی تو غل ہو گیا دو نیم

دریاؤ کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا
اک آن مین ہلا دیا اور پھر تھما دیا

یہ قدرتون کی شان کی اک ذکیہ امید ہے
سب حکم تھا یہ حضرت ایزد تعالی کا

دریاؤ کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا
اک آن مین ہلا دیا اور پھر تھما دیا

احکام ذوالمنن کا جہان انتظام تھا
یہ شور زلزلہ تھا قدرت کا نام تھا

دریاؤ کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا
اک آن مین ہلا دیا اور پھر تھما دیا

تھین جتنی جتنی اصل زمین کے رسا تھان
ایسی ہزارون اوسکی ہین قدرت نشانیان

دریاؤ کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا
اک آن مین ہلا دیا اور پھر تھما دیا

سو درجی اس سی اوسکی تو قدر تین دور ہے
جیسا کہ اوسکی حکم کا آنا نہا زلزلہ

دریاؤ کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا
اک آن مین ہلا دیا اور پھر تھما دیا

تھا ڈول تو وہی کہ نہ خاص و زعام
رحم آگیا و گر نہ مین سب تھا تہ و بالا

دریاؤ کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا
اک آن مین ہلا دیا اور پھر تھما دیا

پر یان کا کلک کی چھتون سی نکل گئین
اک آن مین ہلا دیا اور پھر تھما دیا

گھر گھر مین شور ہو گیا اور غل گلی گلی
دریاؤ کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا

وہشت سی چل گئی تھی جدھر دیکھو اودھر
اک آن مین ہلا دیا اور پھر تھما دیا

اک ہو مین سب کی تنگی عرض کہل گئی تھی
بھاگی ہی سب کی پڑ گئی سینون مین تھر تھری

اک آن مین ہلا دیا اور پھر تھما دیا

ہوا یہ کلام آئی نہ زبان کچھ سکندری
بھونچال کی دہمک کا وہ سنتی ہی کر کری

دریاؤ کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا
اک آن مین ہلا دیا اور پھر تھما دیا

تحت الثری کی سیر کو ہم سب کی سب چلے
ہیبت کی ماری پہلی تو غل ہو گیا دو نیم

دریاؤ کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا
اک آن مین ہلا دیا اور پھر تھما دیا

ایک پل مین مون بڑا دیا شعبدہ جلال کا
بھونچال کا تو کہنی کی ٹھوکر ہی نام تھا

دریاؤ کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا
اک آن مین ہلا دیا اور پھر تھما دیا

اک زلزلہ نے سب وہ پکڑ کر ہلا دیا
بھونچال کی تو ہمکو خیالات خام تھے

دریاؤ کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا
اک آن مین ہلا دیا اور پھر تھما دیا

ہوا رین جھوم جھوم کی تنکی ہی سی اوڑا دیں
کوئی ستون پانی مندیرین دہل گئین

روئی زمین پہ پڑ گئی اکدم مین کہل ملی
اک آن مین ہلا دیا اور پھر تھما دیا

بھونچال کی ہوش اڑ گئی زمین کہل گئی
جب تہل کی ہوش اڑ گئی تو پھر ہم کہان رہے

اک آن مین ہلا دیا اور پھر تھما دیا

اکدم مین تہر تہر گئی سب خلقی و رندی
جی دہک ہی تھین پڑ گیا اور دم نکل چلا

اک آن مین ہلا دیا اور پھر تھما دیا

دلمین یہی یقین ہوا یعنی بس اب چلے
جب تھم گیا تو ہو گیا پھر وہین مستقیم

اک آن مین ہلا دیا اور پھر تھما دیا

ایکدم مین پھر گشا دیا نقشہ خیال کا
یہ شور زلزلہ اور کا قدرت کا نام تھا

اک آن مین ہلا دیا اور پھر تھما دیا

بھونچال کی تو ہمکو خیالات خام تھے
ایسی ہزارون اوسکی ہین قدرت نشانیان

اک آن مین ہلا دیا اور پھر تھما دیا

بلتی سی جسکی کایا پہاڑ اک مار دو سے
یہ چھوڑنی یہ روکنی قدرت کی کام ہے

اک آن مین ہلا دیا اور پھر تھما دیا

تب تن ہی سے تیری روح نکل جاویگی بابا
تو لاکھ اگر مال کی صندوق بھریگا

وہ ہاتھ مزا دیکھیگی اور عیش کریگا
اور روح تری قبر مین چلائیگے بابا

وہ کہاویگا اور تری تین لگ لگی
تا حشر تری روح کو پھر کل نہ پڑیگی

تو قبر مین وہ کف افسوس ملیگا
جو چاہی کوئی بولی تو بہر بس نہ چلیگی

جاویگا تری گور کی جانب جو وہ ناگاہ
ساقی و صراحی و پیر نزادی سمہ راہ

کیا کیا تری چھاتی پہ یہ لہرائینگی بابا
تو بھوت ہو چھاتی پہ اگر چڑھ جیگا

یا خوب سا سلگا کی کوئی مار دولتیا
دھونی بھی تری نا کمین دلوائینگی بابا

تھو کیگا کوئی کمکی کوئی دیو ہگا
زنہار نہ لیگا کوئی ہر صبح ترا نام

اگر مرد ہی عاقل تو اسی جھوٹ سچ جان
تک غور سے کر گنج قارون کی راہ یہان

بہونچال نامہ منظوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بہونچال کا جو حق نی یہ نقشا دکہایا
قدرت کا اپنی نور جہان کو دکہایا

دریا و کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا
اک آن مین ہلا دیا اور پھر تہنا دیا

فاعل نے قہر کے تہی نہ خطر انہا تھا
اک نازلے نی سبکی نی دیکہتا تھا

سنبار سو اٹہارہ مین جب واردات تھے
اول جمادی ماہ مہین تاریخ سات تھے

دریا و کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا
اک آن مین ہلا دیا اور پھر تہنا دیا

ساتون طبق کی کل گئی اسکان سب بسر
کہ بولی انگھیٹ تو دیوار مین الجھ پڑے

آخر ہوا ارض قافتی تا قاف ہل پڑی
جگر آل امل کی کلیجی نکل پڑے

دریا و کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا
اک آن مین ہلا دیا اور پھر تہنا دیا

سنگین مکان محل جو تہے سو کہل گئے
نیچے تلے کی زیر زبر سب گئی تہیر

بہونچال نامہ منظوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روشن دلونکی نور نظر کو بڑہا دیا
عقلا نے دونکو مار کے ٹہوکر لگا دیا

جن منکرونکو نوحکی طوفان کا شبہہ تہا
اور دوزخ و بہشت سبہی تہی تو ہلا دیا

دریا و کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا
اک آن مین ہلا دیا اور پھر تہنا دیا

دن بدہ کا جو عمر کا ہی وہ آپہی تہے
بہونچال کیا تہا قدرت حق کی یہ بات تہے

انہی آدہی رات جو ہوا بہونچال کا گدر
یا ساتہ تہر تہر گیا پتال کا جگر

دریا و کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا
اک آن مین ہلا دیا اور پھر تہنا دیا

طائر بہی آشیانون مین اپنی اچہل پڑے
انسان گہر مکین دشت مین وحشی نکل پڑے

کانپین لگین سب خلق کتا ور تہی ہل
کہ زہرہ کیٹ و ماہی و ہین دریا کے

دریا و کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا
اک آن مین ہلا دیا اور پھر تہنا دیا

ہی یہ یقین آخر شاکن تو ہوگا
سچ بعد تری اسپہ جو کوئی رہیگا

او سکے تو وہان ہو ہلاک مر ہی جاویگا
اور روح تری قبر مین حسرت سے روئیگی

ایسا ہی تبہی گور مین پڑ پائیگی بابا
جون جون وہ نئے سر مال ہی شمشان پہنچیگا

بی بس تو پہر قبر مین جسری جاگا
دنرات کنکر چھاتی کو کوٹوائینگی بابا

رونا مجہی آتا ہی تری حال پہ اللہ
جب دیکہیگا سو عیش مین تو اسکی ہی دنیا

تو وہان ہی ترو سیطے عامل کوئی ہلا
شیشے مین اوترواکی تبہی دیونگی گروا

گر ہوش ہی تجہہ مین تو سنبہلی کا نکا
اس کام کا آخر کو برا ہوتا ہی انجام

پیارین تری نام پہ لگو ہنگی بابا
کہتا ہی نظیر اب یہ باتین تبہی بہر ان

جیسا ہی او سے اوسنی چوپان بہیان
ویسا ہی انجملو دکہلائینگی بابا

آبرو دنیا میں یارو تو کی سی اب ہے | تندرستی کو نپٹ فضل الٰہی بو جیے | کیا تونگر کیا غنی کیا بینوا اور کیا فقیر | سب جہانمیں ہن اسی نکتہ کی قائل ای نظیر | جس کنے ہن یہ اوسی کا سب ادب اور داب ہے | یہ ہمیں اوزندگی تو پھر خیال خواب ہے
تندرستی کو نپٹ فضل الٰہی بو جیے | آہ وسی جگمیں رہنا بادشاہی بو جیے | ہن جہانتک خلق میں پیر و جوان و طفل | عالم و فاضل گدا و بادشہ پیر و جہیر | تندرستی کو نپٹ فضل الٰہی بو جیے | ہر وسی جگمیں رہنا بادشاہی بو جیے

دولت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زر کی جو محبت تجھی بڑھ جائیگی بابا | دکھہ اسمیں تیری روح بہت پائیگی بابا | سر کھانیکو ہر مینی کو تر سائیگی بابا | دولت جو تری یہان ہی کام آئیگی بابا
پھر کیا تجھی اللہ سی ملوائیگی بابا | دولت جو تری پاس ہے رکھہ یا دیو کو | کھانا تو بھی اور اللہ کی کر راہ میں خیرات | رینی ہی اسی کی ترا اونچا رہیگا ہات
اور یہان بھی تو گر گئی عیش و عشرت | اور وہان بھی تجھی سیر کھلائیگی بابا | دولت کے بھی خوبی ہی سونی نہیں کہا دل | کمخواب پہن بادلہ اور اوڑھ بنا دل
باغ و چمن حوض و عمارات بنا دل | اکدم تو بھلا خلق میں یا بیا بہا دل | پھر ورنہ تجھی سیر یہ کھلائیگی بابا | دانا کی تو مشکل کوئی انکی نہیں بہتے
چڑھتی ہی بہاروں کے اوپر ناؤ کی | اور تو نی بچیلی ہی اگر جمع اسی کی | تو یاد یہ رکھہ بات کہ جب آویگی سختی | خشکے میں تیری ناویہ ڈبوائیگی بابا
دولت جو تری گھر میں اب پھولے پھولے | مردو بھی کرتی ہی اور کرتی ہی مقبول | جو چاہی تی ساتھ چلی یہ افسی محمل | زنہار خبردار ہو اس بات پہ بھول
یہ خندی تی ساتھ نہیں جائیگی بابا | یہ رنڈی پرانی ہی آ اسکی تجمل میں | آج اسکی بغل میں ہے تو کل اوسکے بغل میں | ٹھنڈک نہیں پڑتی کبھی اسکے طلب میں
جب تن سی تر جان نکل جاویگی بابا | تو جاویگا اور یہ یہیں رہ جائیگی بابا | گر نیک کہاتا ہے تو کر یان کچھ احسان | ہندو کو کہلا پور مسلمان کو کہلا نان
کہا تو بھی اسے اشوق سی اور عیش و تنعم | تو اسکو نکہاویگا تو یہ بات یقین جان | اک ور تجھی خندی کہا جائیگی بابا | اس سے یہی بہتر ہی تو ہی آپ ہی جا
بیٹیونکو رفیقونکو غریزونکو کہہ جا | سب رو برو اپنی اہی عشرتیں اوڑا جا | پھر شوقسی ہنستا ہو جنت کو چلا جا | ور تجھی سر کہہ میں یہ پہنسوائیگی بابا
گر آویگا حاکم کوئی ظالم تو عرض جان | اور تیری مینی گاوہ بچیلی گذران | جب کھینچ بولائیگا کوئی لوہان | تو جیسی ہے دست سمجھتا ہی سر آن
یہ دوست ہے دشمن سے ہو جائیگی بابا | کوئی کہی گا اسکی تبان بانده کی لٹکا | کوئی کہیگا تو بڑا منہ اسکی یہ چھوٹا | کوئی کہیگا کپڑی ہی سب اسکی اوتروا
سن دولت خوار ایسی تجھی کرتی یہ رسوا | بند ہوائیگی اور مار ہی کھلوائیگی بابا | اور جو کبھی حاکم کی نیو چھا تر اوجہ | تو چور چرا لیویگا یاد آکہ کوئی ڈال
گاڑی گاڑی میں ہے تو پھر سو ویگا یہ حال | قسمت سے تیری جب کبھی آ جاویگا یہ حال | یہ تو کبھی پاس رہی ہی نہ ہی گی | اور مرتی ہوی پھر غیب لا ئیگی
جو اوی کرتی رہی تجھی سی کرینگے | کچھ شک نہیں اسمیں یہ جو آکر کہینگے | جب موت کا ہویگا تجھی انکی دھکا | کپون میں روٹی ڈال کی جہ
جب موت کا ہویگا تجھی آنکی دم دیویگی پھر کا | اور تیغ تری آنکی دم دیویگی پھر کا | جب اوسمیں جو انکی گاندم کھلیگا پھر کا

فقیر ہے جب دونوں میسر ہوں تو ہان — پھر ایسی اور کونسی نعمت ہی میرے جان
پیرو انہین اگرچہ لکھا یا پڑہا نہو — محتاج حق سوا یہ کسی اور کا نہو
جتنی سخن ہین سب مین یہی ہے سخن درست — اللہ آبرو سی رکھی اور تندرست
ہمتو اوسیکو شاہ کہین اور مہان پناہ — اج جو کہ تندرست ہو حرمت ہے تاج و گہ
ہون گرچہ لاکھہ دولتین بیمار کی کنی — اور نعمتونکی ڈھیر لگی ہون تو کیا بنی
جتنی سخن ہین سب مین یہی ہے سخن درست — اللہ آبرو سی رکھی اور تندرست
کہانیکو نعمتین ہون یا فاقہ کشی ہان — سب عیش اور مزے ہین جو ہون تندرستیان
چاہا جو دل نشی کو تو دو ہین نکالیا — محبوب لبرو کو گلی سی لگا لیا
جتنی سخن ہین سب مین یہی ہے سخن درست — اللہ آبرو سی رکھی اور تندرست
بیٹھی اوٹھی خوشی سی مگر جا بجا چلی — جا گی زمین رانکو یا خوش ہو ہے کل
قدرت سی جو تن کی جبی ہے مرا ک کل — جبتک کل نہی ہے جبھی تک بڑی ہی کل
جتنی سخن ہین سب مین یہی ہے سخن درست — اللہ آبرو سی رکھی اور تندرست
ہی سبکو تندرستی و حرمت ہی دلپذیر — جو تو نی اب کہا سو یہی ہے سخی نظیر

دکھہ سکھہ نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دکھہ کی دولت ہو تو اوسکو بھی بنا نہو — تونگری کو نعمت بیمار کی کنی
تندرستی کو نیٹ فضل الہی ہو جبی — آبرو سی جگ مین رہنا بادشاہی ہو جبی
اب ہم اسبات کی رتبی کو کرتی ہین نگاہ — کیا کسی عاقل نی یہ کہا ہی واہ واہ
اسکے سب محتاج ہین اشا ہے بی تا گدا — جس سے تن لہری اور پیٹ حرمت سی بہرا
تندرستی کو نیٹ فضل الہی ہو جبی — آبرو سی جگمین رہنا بادشاہی ہو جبی
غرت و حرمت ہے دولت الہی سبکو — ہر گھڑی ہر آن ہر دم خلق مین ہے پرتی

جتنی سخن ہین سب مین یہی ہے سخن درست — اللہ آبرو سی رکھی اور تندرست
حسن و جمال و علم و ہنر کو ملا نہو — اک تندرستی چاہیے کچھ ہو ہی یا نہو
بیمار گرچہ لاکھہ طرحسی ہو بادشاہ — تو اوسکو جانیو یہ گدا سی ہی ہے شاہ
جتنی سخن ہین سب مین یہی ہے سخن درست — اللہ آبرو سی رکھی اور تندرست
بہتر ہین مفلسی کی میان جانی جی — جو تندرست ہین ہے وہ دلہا ہین اور مے
جب تندرستیون کی رہین دلمین بستیان — پھر سو طرح کے عیش مین ہے پر سیان
جتنی سخن ہین سب مین یہی ہے سخن درست — اللہ آبرو سی رکھی اور تندرست
آیا جو عیش دلمین خوشی ہی اوڑا لیا — جو مل گیا سو لی لیا چاہا سو کیا لیا
آیا جو دلمین سیر چمن کو چلی گئی — بازار چوک سیر تماشو نہین خوشی رہے
جتنی سخن ہین سب مین یہی ہے سخن درست — اللہ آبرو سی رکھی اور تندرست
پھر یہ خوشی یہ عیش کچھ زندگی کا پھل — یا بادشاہ شہر کا یا ملک کا وزیر
گر ہو خدا نخواستہ اک کل ہی بے کل — اوڈی ہو یا غریب تونگر ہو یا فقیر
جتنی سخن ہین سب مین یہی ہے سخن درست — اللہ آبرو سی رکھی اور تندرست

صحت و حرمت کو نعمت سمجہہ تو — دولت کی دولت ہو تو اوسکو بھی بنا نہو
امن و امان کی ہر جا کہ ہی بادشاہی ہو — تندرستی کو نیٹ فضل الہی ہو جبی
آبرو سی جگمین رہنا بادشاہی ہو جبی — پھر جہان مین اوس سا یارو کو نسا ہے بادشاہ
آبرو اللہ رکھی اور حرمت سے کٹی — آبرو سی جگمین رہنا بادشاہی ہو جبی

آبرو دنیا میں یار و تو کی سی آب ہے
تندرستی کو نپٹ فضل الٰہی جو ہے
کیا تونگر کیا غنی کیا بینوا و کیا فقیر
سب جہان میں ہیں اسی کی قدرت کی دل ایک نظر

تندرستی اور ہے پھر عیش کا اسباب ہے
آدمی جگ میں رہنا بادشاہی جو ہے
سب جہان میں ہیں اسی کی قدرت کی دل ایک نظر
تندرستی کو نپٹ فضل الٰہی جو ہے

جس کنے ہیں یہ اسی کا سب ادب آداب ہے
بیس جہان تک خلق میں پیر و جوان و مرد
تندرستی کو نپٹ فضل الٰہی جو ہے

یہ ہیں اوزندگی تو پھر جلال و آب ہے
عالم و فاضل گدا و بادشاہ پیر و جوان
آدمی جگ میں رہنا بادشاہی جو ہے

دولت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زر کی جو محبت تجھی بڑھ جائیگی بابا
دولت جو تری پاس ہے رکھ یا دیو بانٹ
پھر کیا تجھی اللہ سے ملوائیگی بابا
اور وہاں بھی تجھ پر گذر گی سو نہ پوچھ
اور یہاں بھی سر گذر گی سو نہ پوچھ
اکدم تو بھلا خلق میں بیٹھا دل
باغ و چمن حوض و عمارات بنا دل
اور تو نی بچیلی ہی اگر جمع اسی کے
چڑھتی ہی بہار دن کے اوپر دن ہی کی
مرد و بھی کرتی ہی اور کرتی ہی مقبول
دولت جو تری گھر میں آ بیٹھی ہو جوں پھول
یہ رنڈی بڑی بانی ہی اسکی تجمل میں
یہ خندتی ہی ساتھ نہیں جائیگی بابا
تو جاویگا اور یہ یہیں رہ جائیگی بابا
جب تن سے تری جان نکل جاویگی بابا
تو اسکو نکھاویگا تو یہ بات یقین جان
کہا تو بھی ہے اشوق سے اور عیش سے دنیا میں
سب روپڑا پنی اسی عشرت میں اڑا جا
ٹیٹو نکو رفیقو نکو و غریبو نکو کھا جا
اور تیری منی گاوہ بچیلی گذران
گر آویگا حاکم کوئی ظالم تو مری جان
کوئی کہی گا اسکی تئیں باندہ کی لٹکا
یہ دوست ہے دشمن تری ہو جائیگی بابا
بند ہوائیگی اور مار بھی کھاویگی بابا
سنو دولت خوار ایسی تجھی کر گی یہ رسوا
قسمت سے تری جب کبھی جاوینگا بچال
گاڑی گاڑی میں پھر ہوویگا یہ حال
کچھ شک نہیں اس میں یہ جو اکریگی
جو اوی کرتی رہی وہ تجھی کریگی
اور تزع کی آنکی دم دیویگی ٹپکا
جب موت کا ہویگا تجھی آنکی دھکا

ہر کہانیکو ہر مینی کو ترسائیگی بابا
دولت جو تری یہاں ہی کام آئیگی بابا
کہا تو بھی او اللہ کی کر راحمت پیر
رینی ہی اسی کی ترا اوبچاویگا ہات
دولت کے بھی خوبی ہی سو نعمتیں کہا ڈال
کمخواب پہن بادلہ اور اوڑھ بنا ڈال
پھر ورنہ تجھی سیر یہ کہلائیگی بابا
واتا کی تو مشکل کوئی انکی نہیں سہتے
تو یاد یہ رکھ بات کہ جب آویگی تختے
خشکے میں تری ناویہ ڈبوائیگی بابا
جو چاہتی ہی ساتھ چلی یہ نہ کسی محبوں
زنہار خبردار ہو من بات یہ سن لیں
آج اسکی بغل میں ہے تو کل اور کسی بغل میں
ٹھنڈک نہیں پڑتی کبھی اسکے طلب میں
گر نیک کہاتا ہے تو کر یان کے احسان
مندر کو کہلا پور مسلمان کو کہلا نان
اک ور تجھی خندتی کہا جائیگی بابا
اس سے یہی بہتر ہی تو ہی آپ سی چلا
پھر شوق سی ہنستا ہو جنت کو چلا جا
ور تجھی سر کہہ میں یہ پہنسوائیگی بابا
جب کھینچ بولائیگا لگا کر کوئی طوفان
تو جیسی جسے دست سمجھتا ہی سر آن
کوئی کہیگا کپڑی ہی سب اسکی اوتار
کوئی کہیگا تو بڑا منہ سے چھٹیرو
تو چور چرالیویگا یا ڈاکہ کوئی ڈال
اور جو کبھی حاکم کی نپوچھا ترا احوال
یہ تو کبھی پاس رہی ہی نہ ہی گی
پھر نیچی ہی نیچی یہ سرک جائیگی بابا
اور مرتی ہوی پھر غضب لائیگی
جب تک تو جئی کا تجھی یہ چین نہ دیگی
کپوں میں روٹی ڈال کی جب
جب اوسمیں جو انکی کام نکلیگا

دکھہ سکھہ نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دکھہ کی دولت ہو تو اوسکو بھی ہے سکھہ ہی سکھہ
سکھہ سی رہنا خلق مین خوش دل سکا ہی ہو
دشمنی کو نیست و نابود کرنا ہی ہو
صحت و حرمت کو خوشحالت سے پانا ہی ہو

تندرستی کو نیٹ فضل الہی ہو جیسی
آبروسی جگ مین رہنا بادشاہی ہو جیسی
امن و امان کو نساہی ہے جہان مین غرض جانا
کیا کسی عاقل نی یہ کہا ہی واہ واہ

ایجہم اسباب کی ربی کو کرتی ہین نگاہ
آبروسی جگمین رہنا بادشاہی ہو جیسی
پھر جہان مین اوس سا یارو کونسا ہے بادشاہ
جسکے سے سن ہی اور نیٹ حرمت سی رہا

اسکے سب محتاج ہین اشاہ سے لی تا گدا
آبرو اور تندرستے جسکو حق نی کی عطا
تندرستی کو نیٹ فضل الہی ہو جیسی
دولتین جتنی ہین اون مین نیست کوئی ہمسا

عزت و حرمت سے دولت الہی سکو ہے
تندرستی کو نیٹ فضل الہی ہو جیسی
ہر گھڑی ہر آن ہر دم خلق مین ہے ہر جگہ
آبروسی جگمین رہنا بادشاہی ہو جیسی

پھر ایسی اور کونسی نعمت ہی ہے جہان مین
محتاج حق سوا یہ کسی اور کا نہو
اللہ آبروسی رکھی اور تندرست

اب جو کہ تندرست ہو حرمت سے تو بنا
اور نعمتونکی دھیر لگی ہو تو کیا ہی ہے
اللہ آبروسی رکھی اور تندرست

سب عیش اور مزے ہین جو تن تندرست مین
محبوب دلبرونکو گلی سی لگا لیا
اللہ آبروسی رکھی اور تندرست

جا گی زمین رہا تکو یا خوش ہو ہے
جبتک کہ کل ہی ہے جبھی پڑی ہی کل
اللہ آبروسی رکھی اور تندرست

جو تو نی اب کہا سو ہی ہے سچا ای نظیر
جتنی سخن ہین سب مین یہی ہے سخن درست

جتنی سخن ہین سب مین یہی ہے سخن درست
اللہ آبروسی رکھی اور تندرست

اک تندرستی چاہیے کچھ پہنوی یا نہو
حسن و جمال و علم و ہنر کو ملا نہو
تو اوسکو جانیے یہ گدا سی ہے بادشاہ

بیمار گرچہ لاکھہ طرحسی ہو یا دشاہ
جتنی سخن ہین سب مین یہی ہے سخن درست
اللہ آبروسی رکھی اور تندرست

جو تندرست ہین وہ دولہا ہین اور مینے
بہتر ہین مفلسی کی میان جانی جی سے
جتنی سخن ہین سب مین یہی ہے سخن درست

جب تندرستیون کی رہین دلمین بستیان
مچھر سو طرح کے عیش مین ہے پرستیان
اللہ آبروسی رکھی اور تندرست

جتنی سخن ہین سب مین یہی ہے سخن درست
آیا جو عیش دلمین خوشی ہی اوڑا لیا
جو مل گیا سو لی لیا چاہا سو کھا لیا

آیا جو دلمین سیر چمن کو چلی گئی
بازار چوک سیر تماشو مین خوش رہے
اللہ آبروسی رکھی اور تندرست

جتنی سخن ہین سب مین یہی ہے سخن درست
پھر یہ خوشی یہ عیش کچھ زندگی کا پھل
گر ہو خدا نخواستہ اک کل بھی بل بھل

یا بادشاہ شہر کا یا ملک کا وزیر
ادنی ہو یا غریب تونگر ہو یا فقیر
جتنی سخن ہین سب مین یہی ہے سخن درست

اللہ آبروسی رکھی اور تندرست

ہنس نامہ

آیا تھا کسی شہر سی اک ہنس بچارا
دیکھا جو طیورون نی اوسی حسن مین سارا
زاغ و زغن و طوطی و طاوس کبوتر
جتنی تھی عرض جانور و مچھ کی اوپر
اوس ہنس کو جب ہوئے دو چار مہینے
اسبات کی سنتی ہی جو ہر اک کی اوری گوش
اتنی مین جو سب سر کی موئی صبح نمودار
کوئی تین کوئی چار کوئی پانچ کوئی دس
کوئی ان مین کوئی ہان مین کوئی ہان مین کوئی نہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اک پیڑ پہ صحرا کی کیا اوسی بسیرا
وہ ہنس لگا سبکے نگاہون مین پیارا
سب کہنے لگی اوس سے محبت کا اشارا
ان سب نے محبت مین ال اوس سے بہارا
اک روز وہ یارون کی طرف کو گیا اڑتا
بولی کہ یہ فرقت نہین اب ہمکو گوارا
پیرا ہوا پر جو ہین اوس ہنس نی مارا
کوئی آٹھ کوئی نو کوئی دس کوس پہ مارا
کوئی اور اڑا اوس مین جو تنہا سب سے اڑا
سب بیٹھ رہی سات کی ساتھی جو نظیر آہ

میان نظیر

اوسنی بھی کسی تناج پہ گھر اپنا سنوارا
شکرون نی شکر کیا اوسکا مدارا
پیڑی بھی سمجھتی تھی اوسی نکتہ کا رازا
اک چند ہوا خوب محبت کا گذارا
یہ پیڑ مبارک رہی اب تمکو تمہارا
یہ درد تو اب ہمسی بجائیگا سنبھارا
ہر ایک نی اوڑنی کی لی پنکھہ پسارا
پیر پر مین کسیکی نہ رہا قوت مدارا
اوس پہلی ہی منزل مین کیا سب نی کنارا

تندرستی نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہین مرد اب وہی جسنو کہا ہی فن درست
جتنی سخن ہین سب ہین ہے ہی سخن درست
جس پاس تندرستی و حرمت کی ہے سپاہ
جو گھر مین ہے امیری و حشمت پناہی ہے
جتنی سخن ہین سب ہین ہے ہی سخن درست
ہو تندرست اگرچہ یہ مفلس سے بسر کرے
عاجز ہو یا فقیر ہو پر تندرست ہو
جتنی سخن ہین سب ہین ہے ہی سخن درست

حرمت اوسنھون کیواسطے جنکا ہے چلن درست
اللہ آبرو سی رکھی اور تندرست
ایسی پھر اور کونسی دولت ہی واہ واہ
بن تندرستی سب ہے خرابی ہی ہے
اللہ آبرو سی رکھی اور تندرست
پھر نہ کسیکا خوف نہ مرکز کسیکا ڈر
بی زر ہو یا امیر ہو پر تندرست ہو
اللہ آبرو سی رکھی اور تندرست

رہتا نہین کسیکا سدا مال و زر درست
دنیا مین اب انہونی کی تین کہتی یاد ہے
جتنی سخن ہین سب ہین ہے ہی سخن درست
یہ تندرستی یار تیری یاد ہی ہے
گر دو لنو نسی اوسکا بھرا تمام گھر
جتنی سخن ہین سب ہین ہے ہی سخن درست
قیدی ہو یا اسیر ہو پر تندرست ہو
اسمین تمام حکم ہین عالم کی جمع ہین



قاصد نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو ہو قاصد ترا دلی مین جانا — خبر اوس کمسیری سنا کے لانا
نہین ہی تاب خط لکھنے کی ہمکو — زبانی حال کہدیتا ہون تجکو
چلا جاتا تھا صحرا مین بیکتا — کہ ہر جا ہر قدم پر سر پٹکتا
کہ یارب وہ مرا پیارا ملا دی — غم ہجر انسی جلدی اٹھا دی
کہون فرہاد سی اپنی کہانی — مری یہ سنکے ہو شیرین زبانی
کہین مقصد برائی عاشق پاک — ہمیشہ غمزدہ رہتا ہی غمناک
گیا وہ ناگہان دلی شہر مین — دیا ہر اک کا خط ہر اک کی گھر مین
لگا کہنی وہ اک سی ای سنجو — بتا یہان کمسیری ہنکا کہان ہی
یہان دلسکی کچہ آرام کرلی — تو آیا جس لیی وہ کام کرلی
لگا کہنی وہ منہ سنی کی دشنام — بتا تو کون ہی کسکا ہی پیغام
مجہی پیغام اوسنی یہ دیا ہی — کہ جسکا تو نی ٹکڑی دل کیا ہی
اگر دیوگا فرصت دور تجکو — ملیگا کوئی پیری روا دور تجکو
کہیا جو اگر اوسکو مین دیکہون — مرا اس چاہ کا اوسکو چکہا دون
بس اتنی حیدر فکر دلسی وہان سے — نیا مضمون اوڑہ کر سنا دے

کئی دن سے اوسی دیکہا نہین ہے — کہ ہم متہرا چلی اور وہ کہین ہے
تیرا عاشق ملا تہا بر سر راہ — کہ ہو صحرا مین یون کہتا تہا واہ کر
تو جائی بہول وہ لیلی کی غم کو — مجہی صد آفرین کہتی پکارے
اوسی سی یو چہکر اوسکا ٹہکانا — کیا تر دیک اوس مہ رو کی گہر کی
ولی گہر مین نہین ہی وہ ستمگر — وہ آیا آپ جسکی جستجو تہی
زبانی تیری عاشق کی سنون مین — میان تو کس لیی کہاتا ہی غم
ہوا تہا کسلیے عاشق ہمارا — گلی کوچہین اور بازار و گہر مین
دو عالم مین ہمارا آشیان ہی

یہ گنج ستاروں کا بنفشہ کی وہ ٹٹی — عاشق کا جنازہ ہی ذرا دہوم سی نکلے
سیر ہیتی اپنا چلین اوسپار کی مقنع — خوشدل کوئی گاتی چلی اوکا یہ مصرع
یارب بہی تربت پہ کہلا باغ ارم سا — تعظیم ہین آتے مقبرہ ہو بیت حرم سا
عاشق کا جنازہ ہی ذرا دہوم سی نکلے

یہ تھا عدل سلطان محمود کا
نکاح اوسنی اون دونون کا کردیا
غرض عشق صادق کا یہ تھا ظہور

نہین بدہی عشق مجازی بھی ہار
یہ پل ہی حقیقت کا ای ہوشیار
نہ سمجھو کہ یہ بات ہی اس سے دور

خدایا کہون مین سدا خوش کلام
خدایا بحق نبی الکرام
کیا شاہ رحمان نی قصہ تمام

محمد نبی پر درود و سلام

عاشق کا جنازہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تا زیست گو غم و الم معدوم سے نکلے
یون کاش گرہ خاطر محروم سے نکلے
یہ حکم لب قاتل معصوم سے نکلے

عاشق کا جنازہ ہی ذرا دھوم سے نکلے
کوثر سی سنگا پانی ہی غسل دلاؤ
شاخ شجر سدرہ سی گہوارہ بناؤ

کاندھون پہ فرشتون کی سی کیکی اوٹھاؤ
اور حلۂ جنت سی کفن برمین پہناؤ
نیلی ڈوپٹی ہون تو پشوازین ہون ہمارا

ہون سر کملی بل کمایئن لٹین خاک بہو یان
اسطور یہ سب اہل پرستان کا گذریان
وا رائی کو دن مس نشان سبز ہو گہرا

گرد اونکی ہون طغرائی علم لاکھون سنہری
کرتی ہوئی ماتم چلین صف باندہ کہ پریان
عاشق کا جنازہ ہی ذرا دھوم سی نکلے

کنجاک کا نگیر ہو تعیش کی جمالیں
ہون اونمین تمامی کی وہ براق سی بہترے
جس پر نظر دیدۂ انجم بھی نہ ٹہری

تابوت پہ چادر پڑی شبنم کی ہو تانے
اور اوسمین طنابین ہون زرتار کی تانے
اک خلق چپے راست سے پیچھے سے زر و نقد

نوحہ کوئی پڑہتا ہو کوئی سوز نہانی
عاشق کا جنازہ ہی ذرا دھوم سی نکلے
کل بکری ہون بستر پہ ہی جنت کی نشانی

غمگین سر و پا برہنہ انبوہ روان ہو
ہو اشک فشان کوئی کوئی سینہ زنان ہو
اور دوسری کوئی لب و سر شور فغان ہو

شادی کی بھی اسباب کی ہم راہ چلین دو دو
تھے چاندی والا یہ ہمارا کوئی ہتو ہے
غم کی بھی کری ہم کوئی کہنہ دلو نہین

جوڑی کی بھی حوض پیالہ کی او سکا بھی ہو ساتھ
محتاج جنازہ نہین سب خوبی ہی تن سخت
عاشق کا جنازہ ہی ذرا دھوم سی نکلے

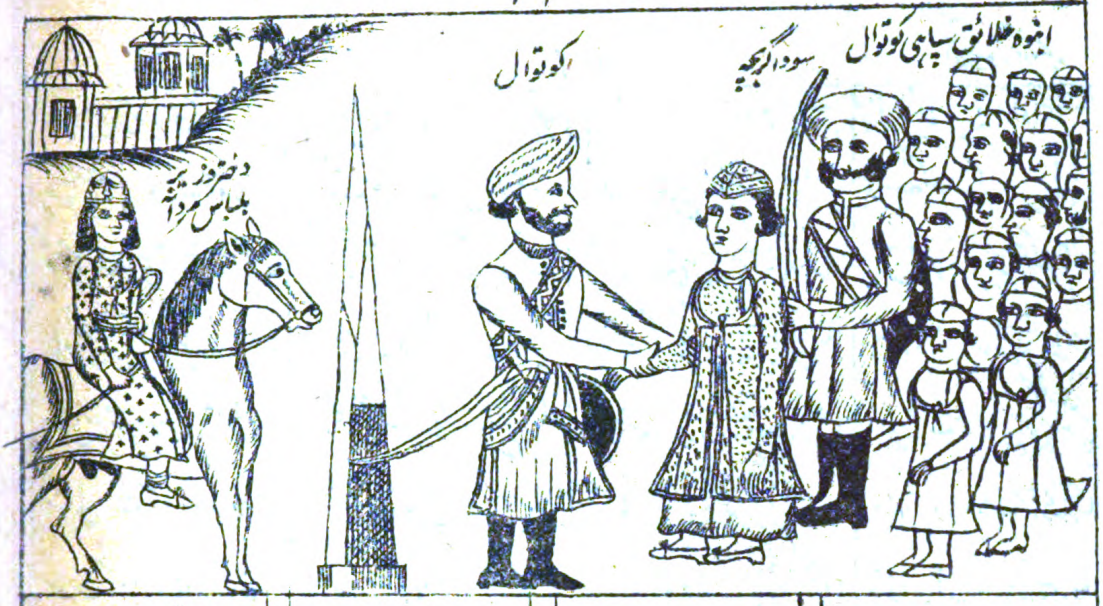
گر موتیکی سہرا بھی مزین موہے ہانا
معلوم کا گلنا کسی تختہ سی بندہانا
ہو تا چلی شہنائیون مین راگ سہانا

عاشق کا جنازہ ہی ذرا دھوم سی نکلے
آرائشون کی تخت کا کوسون مین ہو ہانا
حیران تماشا بون کہین نرگس شہلا

پہولا کہین گیندا کہین چنپا کہین جیا
عاشق کا جنازہ ہی ذرا دھوم سی نکلے
پروانہ صفت شمع فلک اوپہ ہون سی

باقی نہی کوئی تکلف ذری رتی
عاشق کا جنازہ ہی ذرا دھوم سی نکلے
جو حسن مین طعنہ کرین حوران جنان پر

سب مل ہون پر تو یکی گرد اونکی ہو نہانی
ہر ایک کی شادی کی ترانہ ہو زبانی
تا ہون مین نہی کوئی نالہ رونی ہو



سجا سر پہ چیرا یہ نیام کا — دلے تھا وہ صد لاکھ کے دام کا — کیا سیاہ جامہ یہ راہوار — منگا کر کے گھوڑا ہوئی وہ سوار

بڑا یار کا اوسنے پھر غم کیا — چلی یاد کرتی کسان ہے پیا — گئی گھوڑا دوڑا مقابل کھڑی — وہ روئی مگر چپکے شعر یہ پڑھی

امروز درین شہر سیہ پوش منم — ازیار جدا ماندہ و مدہوش منم

من جوشم و من پوشم و خاموش منم — بنکھلت و پڑھتا ہین سبکے وہا

شعر فارسی

دیگی کہ بجوش آمدہ سرپوش منم — ابتو سولی ہی کھڑی سائین کے دوار

تا رقص کنان سر آن دارم منم

سنا شعر اوسکا جو اوس یار نے — گرد انصیبت مرا بر در مشوق

بجز شہ کے کوئی نہ سمجھا سبب

گریار مرا آمدہ منظور کند — رفتن جانم چرا نہ مسرور کند — کہا درد مندی سے اوسنے یہ جب

تبسم کیا شاہ سلطان امیر — ادا سے لگا پوچھنے ای وزیر — سیہ پوش صف مین کھڑا کون ہے

کہا اوسنے یہ مجکو معلوم نہ — ہے مخفی سخن مجکو مفہوم نہ — تو بولا یہ شہ اوس سے آگے بڑھے

جو نزدیک جا دیکھا اوسکے تئین — تو پہچانا گھوڑی و دختر وزین نے کی — کہا بادشہ سے نظر بین نے کی

کہا بادشہ نے فکر مت کرو — کہین ہم جو تمسے ہی جا کر و — حقیقت انھون کی ہی مجھپر عیان

بلایا حسن کو کہا بادشاہ — شتابی سے کرتو انھونکا نکاح — یہ بیٹا مرا ہی وہ بیٹی تری

دہن چوم کی پھیر گودی لیا — جو شہ نے کہا وہ کیا ہم قبول — کہ حضرت کا کہنا نہین ہے عدول

خلق اوسکی جتنی تماشا گئی — ہوئے ہر طرف سے نثار و نثار — سلامت مبارک پکارا پکار

جہا جہم خیرے لئے بجنے وہان — لگین ناچنے رنڈیان ہر طرف — خوشی کا ہوا شور و غل ہر طرف

کہ تک جیو ذکو بدی کیا کروں — خلق سی نہین تو خدا سی ڈروں — ولے اک عرض ہی مری یار سے
جو اس وقت وہ پرست آوی نظر — مجھے موت کی تلخی ہووے شکر — کہا نازنین نے بقسم رسول
نشانی بتا دی تو اپنی مجھے — کہ اوس وقت و جانون گی کیسی تجھے — کہا میری جس جا ہی سولی گڑی
کہ اوس وقت وہ پر مجھکو تیری نگاہ — پہن سیاہ بانا وہ گھوڑا سیاہ — پہن سیاہ بانا تو ہووے کھڑی
وہان سی وداع ہووہ تاجر بچہ — گلے لگ کے رو کر وداع ہو چلا — گلے لگ کے روئی وہ پاون پڑی
شتابی سے آیا بلایا رکون — حقیقت کہی پھیر ولدار سون — کہ تھا قول مین راست اصادق بچا
سر اوسکا اوٹھا اپنا زانو دیا — جو نیند آئی اوسکو وہ غافل ہوا — کہا یار نے بات سچی کہی
اوٹھا شاہ اوس وقت وہ وقت سحر — ہوئی اوسکی اوٹھنے کی سب کو خبر — ہوئی صبح صادق خوشی سب گئی
نظر کر جو دیکھا شہ بے نظیر — کہ مجرے کو حاضر ہے سب امیر — مصلے سی اوٹھکر کیا عام خاص
کہ پچھم طرف ہے محلہ بڑا — وہان لوگ لیکر تو جا ہو کھڑا — سب ارکان دولت کھڑی گرد پاس
یہ سن کوتوال اوس محلے گیا — ملک زادہ تب آن حاضر ہوا — جہان پر مین بھیجون وہان کو تو جا
پکڑ ہاتھ اوسکے محل مین گیا — تب اوسکے محل مین یہ غوغا پڑا — ہرا چور ہے شب کا جاتو وہان
سوداگر بچہ سوتا تھا محل مین — یہ غوغا سن جاگ پڑا نیند مین — چلون ساتھ تیری کرون مین جواب
کہا مین ہون حاضر ترا چور ہون — اسے چھوڑ دی مین ترے ساتھ ہون — کہ ناحق ملک زادہ پکڑا ہی چور
عسس کو بہت اسپہ حیرت ہوئی — یہ باتین سنیندی اوسکی مدہوش گئی — مرے یار کو تو کہان لیچلا
وہان تک جو ہمراہ دونون گئے — کچہری مین شہ کی جو حاضر ہوئے — چلون ساتھ تیری کرون مین جواب
یہ تاجر بچہ چور ہے تو پکڑ — ملک کی خلاصی شتابی سی کر — کہا دل مین اپنے خدا کیا کرون — کسے چھوڑ جاون کسے لے چلون
کہا بادشہ نی اسے لیکے جاؤ — مین جب آؤن تب اوسکو سولی چڑہاؤ — نظر شاہ نی کر کے دونون کا حال — اشارت یہ کی تب سپاہی کو تو رل
کہ تاجر بچہ رات پکڑا ہی چور — وہان چور پر بھی سولی گڑی — خلق سب تماشے کو جا کر اوی
موکل کو تھا جیان تلوار کا — شتابی نکرنا مگر دیر کر — چڑھانی مین سولی کے تاخیر کر
ارادہ کیا چلنے کا پھر اودھر — تماشے کی خلط بہت بھیڑ تھی — جوان کو بنا یار کے چھیڑ تھی
سنی نازنین نی جب اوسکی خبر — جوان منتظر اپنے تھا یار کا — کہ دیکھون گی مین بھی تماشے کو جا
کہا نازنین نے دودا کو بلا — کہ کل مجکو بارین کے تکوا سے

سیہ پوش سنکر کے بیحال ہو — چلا آتے مایش کو خوشحال ہو — جوان پر برہ کا پڑا جوش تھا — کسی کی خبر تھی نہ تجھ ہوش تھا

شتابی سے جا کر محل پر چڑھا — وہ سلطان بھی چھپ کر کھڑا ہوا — کیا شاہ نے دل مین پھر فکر یون — کہ گوشے مین چھپ کر کھڑا ہو رہون

جو پہونچا وہ جا کر سر محل پر — تھی سوتی پڑی اپنی وہ سیج پر — ادب سے کھڑا ہو کے کی فکر یون — کہ محبوب سوتا جگاؤن مین کیون

کھڑا ہو کے رویا وہ جا کر چکین — جب آنسو پڑے اوسکی آنکھون مین — جو دیکھا کھڑا سر پہ دلدار ہے — ولیکن یہ وان چشم خونبار ہے

لگی پوچھنے لے وفادار من — بڑی دیر کیون کی بتا یہ سخن — کہ اب تک تو آئے گمان تھے مگر — حقیقت جو گذری سو اظہار کر

تری انتظاری مین یہ شب گئی — ابھی نیند آئی جو مین سو گئی — مجھے تجھ بنا ایک پل سال ہے — تجھے مجھ بنا کہہ کہ کیا حال ہے

بھلا تیری رونی کا کیا طور ہے — یہ زاری تری مجکو بس جور ہے — سخن سنکے فی الحال رویا جوان — کیا نامرادی کا اپنے بیان

کہا کیا کہون مین جو اپنا حال — کہ ہے شب کو پکڑا مجھے کوتوال — تب اوس سے کہا مین کہ اے نیکنام — ہے اک یار میرا ملک زادہ نام

اگر مجکو ہمراہ وہان لیچلو — ضمان بنکے میری خلاصی کرو — پکڑ ہاتھ مجکو لے آگے دھرا — چھڑایا یار کو جب کہ ضامن دیا

یہ باتون کو سنکر ہوئی بیقرار — بھری اشک آنکھون مین رو کے زار — حقیقت سنی یار نے یار کی — گئی بھول جب بات سب پیار کی

جدائی کو سنکر پریشان ہوئی — سنا حال بیتاب حیران ہوئی — کیا چاک جامہ گریبان پکڑ — لگی مارنے ہاتھ بالای سر

پکڑ چوٹی سو کو کیا تار تار — لگی کہنے پھر اوس سے اے گلعذار — کہ تجھ بن اکیلی مین کیسے رہون — جو تجھ مین نہ دیکھون تو کیسے جیون

مرے واسطے تو کسالہ سہے — غضب ہے جو جان مرے تن مین ہے — مجھے رین ظالم یہ جوگن ہوئی — سجانون مرے جی کی بھوگن ہوئی

کہ پاپی فلک نے مجھے کیا کیا — مرا جی لیا مجکو غمگین کیا — ارے او فلک ہے بڑا بے وفا — تجھے دردمندون کا کب غم ہوا

ترے ظلم سے ہو گئی چشم کور — مرے یار سی مجکو کرتا ہے دور — نہ دل جینے باندھا دل آرام سے — وہی جیتا ہے چین و آرام سے

محبت لگا مجھکو حیران کیا — مثال نے لیلیٰ پریشان کیا — ہے صد حیف دل کو کہا بار بار — رہون مین اکیلی نہو پاس یار

کہا یار نے اب سنو میری بات — نہ رو کہ ہے آج ماتم کی رات — اوٹھو شمع لاؤ کہ ہوتی ہے دیر — جو پڑھنا قرآن ہے تو پڑھ لو سویر

پڑھا اوسنے قرآن جو مبتدا تھی — کہ اوس وقت دو باقی پہر رات تھی — جو جلدی سی پڑھکر کیا پھر تمام — پڑھا پھر نبی پر درود و سلام

پلنگ سے اوتر کر کہا ہاتھ جوڑ — کہ کوتوال نے مجکو پکڑا ہے چور — کرو اب وداع مجکو ہوتی ہے دیر — مرا یار میری کرے گا اوسیر

اوٹھی نازنین ہاتھ جوڑے کھڑی — پکڑ اوسکا وہ پاؤن پڑی — کہا یار میرا تو سرتاج ہے — بس اب چھوڑ دی مین نے سب لاج ہے

ملے آگے تیرے ہون جو جا سو کر — کہ ہے وقت خالی کسی سے نہ ڈر — کہا یہ نہو گا برا فعل ہے — کہ دنیا مین اب زندگی سہل ہے

پکڑ لیچلا ہون لے شتابی محل کو — سحر دیکھیو شاہ کے عدل کو — اگر یار کا تجکو ہے درد و غم — ضمان ہو کہ فی الحال تا صبح ہم

جوان مرد تھا یار ثابت قدم — لگا کہنے اوس یار سے پر الم — کہ اے یار مت اسی کہیو تم کہو — ادب سی ہی بولو جو ہمکو جچو

مگر اتنا تم کام اسدم کرو — مین چھوٹون اگر تم ضمان میری دو — کہا ہون مین ضامن کرو تم قبول — کہ ضامن خدا ہی خدا کا رسول

کہا سو نپتا ہون خدا سے ڈرو — کہ جس وقت و جا ہون لے حاضر کرو — پکڑ ہاتھ اوسکا گیا لیکے گھر — لگا پوچھنے کہہ تو کیا تھا مگر

بگو یار یا ما تو این حال خویش — کہ اینک ترا انچہ آمد بہ پیش — سخن بات این آپسمین جو یہ کرین — سخن بات این آپسمین جو یہ کرین

وہ دو یار خلوت مین ہمراز تھے — چھپی شاہ بھی وہان پہ دمساز تھے — بگفت اے فلان جان من گوش کن — ولے لب ببند از سر ہوش کن

کہا ہون مین مشتاق دخت وزیر — کہ جگ مین نہین کوئی اوسکا نظیر — عجب ماہ نین ہے وہ ماہ جبین — کہون مین پری اوسکو یا حور عین

ہی وہ زلف کافر مرے دل کو مار — کہون مشک سنبل کہ مشک تتار — وہی بال مجھ دل کو زنجیر ہے — مری جی کی پھندے کی تدبیر ہے

وہ آنکھین ہر اک اوسکی صیاد ہین — غمزہ جو ہین وہ تیر فولاد ہین — بھوین کج کمان یا عید ہین — ویا روزہ دار و نکی وہ عید ہین

نگہہ کو اگر وہ جو ترچھی کرے — تو سینے مین عاشق کے برچھی گڑے — کبک چال پر اوسکے بیجان ہے — کہ عاشق کا دل اوسپہ قربان ہے

وہ رخسار رشک گل گلشنی — کہون مین پری یا کہ حور جنی — ہے سرو چمن باغ خلد برین — سراپا ہر اک عضو ہی نازنین

اگر وہ کبھی آنکھہ سرمہ کرے — تو اوسکی نگہہ سی لبھی نا پڑے — دل عاشق کا وہ ٹکڑے ٹکڑے کرے — اگر اوسکی صورت نظر تک پڑے

اگر اوس پری پر کرے ٹک نظر — تو ہو جاوے بیخود بیشیا رخود دی خبر — اوسی سرو پر دل ہی قمری مرا — اوسی شوخ پر دل ہی شیدا ہوا

جو ہو صحن خانہ مین وہ خوشخرام — نہ لے شمس پھر اوسے جانے کا نام — اگر جلوہ گر ہو وہ گلزار مین — نکل بھاگین سب پھول بازار مین

مین جاتا ہون اوس پاس ہر صبح و شام — فقط ہی کلام اللہ پڑھنے سی کام — کہ جس وقت و پر جا ہوا مین کھڑا — او تارا قرآن کو رحل پر دھرا

مرا اوسکا ہر دن یہی طور ہے — تلاوت سوا کچھ نہین اور ہے — حقیقت مین اپنی یہی ہے رات — نہین اور واللہ کچھ اسکی سات

برس چودھوین مین وہ دلبند ہے — گویا چودھوین رات کا چند ہے — ہی اتنی ہی الفت مجھ اوسکے سات — خدا جانتا ہی نہین اور بات

یہی رات بازی مین اوس سے کہا — ہو ویگا وہی جو کرم مین لکھا — مین چڑھ کر محل کے چپن اک نظر — کہ جس وقت و پر جا ہوا مین کھڑا

فلانی مرے دل کو راحت تو دے — ملون کے جا تک مجکو فرصت تو دے — کہ جب تک نجاؤنگا مین جان یا — کرے گی بہت دیر انتظار

کہا یار نے اک ہی دہشت مجھے — کہ پھر نا کوئی آن روکے تجھے — کہا عشق مین جسنے ہی سر دیا — ہمیشہ خوشی سی وہ جگ مین جیا

رضا دی تب یار نے یار سے — چلا ہو کے رخصت اودھر وہ مرد — کہ رکھتا تھا [illegible]

پکڑ ہاتھ اوسکا رکھہ آگی گیا — چلا جا کے دواری پہ ٹہلا رہا کیا
خبر جب ہوئی اوسکی ہی مر گیا — کہا اوسنی آکی بڑے درد سے
کہا ہون مین اس شہر کا کوتوال — نہین دیکہتا تو پسر کا حوال
اب اسوقت مجکو بڑا زور ہے — کہ چوری مین پکڑا ہر اچور ہے
کہا مرد صالح نے ای شیر نر — اگرچہ پیارا ہے میرا پسر
مین ہر وقت کہتا تہا اس سے چل — کہ شب کو تو گہر سے نہ باہر نکل
مین ضامن نہونگا بہی عار ہے — کہ یہ پور میرا تو بد کار ہے
جو ناطر مین آوی سو اسکو کرو — کہ مجہسے نہ بولو خدا سے ڈرو
خدایا جہان مین محبت نہین — پدر کو پسر کی بہی شفقت نہین
نہین کوئی دنیا مین ساتہی ہے — کیا باپ نے بہی کنارہ غضب سے
حکم ہو تو اک عرض پہر کرون — کہ کہتا ہون لیکن مین کہتی ڈرون
جوان خوب خصلت بلکزادہ نام — دو شاید کہ اسوقت آجاوی کام
خبر گر مری یار پاتا کہین — تو بیشک وہ سنکے آتا ہیرہ
کہا شاہ نے سفلہ بے خبر — ہی مان باپ سے کون زیادہ تر
کہا باپ نے گو نکچہ کہا یا غسم — پر اوس یار سی ہی امید کرم
پکڑ لیچلا وہ جہان یار تہا — محبت نشانی کا گہر بار تہا
یکی یار وہ یکی بہ صحبت تہا — دگر یار کا بند مین دست تہا
یکی یار کا دل بغل بیچ تہا — دگر یار کا دل محل بیچ تہا
لیا ہاتہہ مین خنجر اور مست خواب — جو نکلا غضب مین پکارا پسر
سیہ پوش کی صحبت مین نیند ہی — ملک نے پکارا کہ ای بیخبر
وہ بولا کہ کہہ تو ترا نام کیا — مری یار سے کہہ ترا کام کیا
کہا شاہ نے گیا ہے قدرت تجہی — لگا دی تو شمشیر ماری مجہے

جوان مرد کا باپ مقبول تہا — خدا کی عبادت مین مشغول تہا
عبادت مین ہولا کی تہا مین مگن — سنا یا بڑی رات کو کیا ہی کام
کہا لیچلو تم پدر کے حضور — تبہی دینے ضامن یہ آیا ہی یو
کہ چوری مین پکڑا ہر اچور ہے — بوقت سحر اسکو مارین گے ہم
اگرچہ پیارا ہے میرا پسر — ہمیشہ نصیحت بہت مین نے کی
کہ شب کو تو گہر سے نہ باہر نکل — سخن میرا سنی کبہی نا سنا
کہ یہ پور میرا تو بد کار ہے — نجانون کہ فردا کو کیسی پڑے
کہ مجہسے نہ بولو خدا سے ڈرو — کہا شہ نے دنیا عجب شہر ہے
پدر کو پسر کی بہی شفقت نہین — جوان درد سے پہر بولا کہ آ
کہا باپ نے بہی کنارہ غضب — کہا ای شہنشاہ قہر کوتوال
کہ کہتا ہون لیکن مین کہتی ڈرون — مرا اس محلی مین اک یار ہے
دو شاید کہ اسوقت آجاوی کام — عجب کیا ہی گر ہووے ضامن مرا
تو بیشک وہ سنکے آتا ہیرہ — چلو مجکو لیکر کرے گا وہ خوب
ہی مان باپ سے کون زیادہ تر — پدر سی بڑا کیا ترا یار ہے
کیا خوب سلطان نی دل مین تب — کہ دیکہین چلو دوست کو اسکی اب
وہ اک یار سوتا تہا آنند مین — دگر یار کوتوال کے بند مین
کہ ٹک نا سنبہالی تو جاوی لپٹ — جو نکلا غضب مین پکارا پسر
نہین خوف میرا بہی تجکو مگر — ملک نے پکارا کہ ای بیخبر
نہین بارون شمشیر ہووینگا گرد — جو چاہے بہلا جہوڑا ہی نیکر دو
کہڑی مین جو چاہون کرون تہا لہال — مین ہون خاص اس شہر کا کوتوال

گذر شاہ کا اوسطرف جا پڑا — تو دیکھا جوان اک مسلح کھڑا — کھڑا ہیگا اک نازنین نوجوان — جوان کی طرف کو ہوا وہ روان

جو چاہے کہ پہنچے کمند جا اڑے — تب اوس آسری سی محل پر چڑھے — جو تحقیق دیکھا اوسے رات مین — کمند مسلسل لیے ہات مین

یہ جانا کوئی چور چڑھ آ رہے — دیا یہ کسیکا گرفتار ہے — ڈپٹ کر پکارا کہ ای بیخبر — نہین خوف میرا ہے مجھکو خبر

کہا کہ تو مجھسے ترا نام کیا — کیون آیا اوہر رات کو کام کیا — لگائی تماچے پکڑ زور زور — اور پکڑا اوسے جانکر اوسنی چور

کہا اوسنی ایمرد صاحب ہنر — مجھے حال سے اپنے دیجی خبر — کہ تم کون ہو تم کو کیا کام ہے — جو کہتی ہو کیسا ترا نام ہے

کہا ہون مین اس شہر کا کوتوال — تجھی پوچھنا کیا ہی میرا حوال — یہی کام میرا ہی ہر صبح و شام — کہ رہزن و بدکار پکڑون تمام

جو مین تجھکو پکڑا ہی اس گھات پر — فجر کو چڑھاؤن گا نے دار پر — پکڑا ہاتہ اوسکا آگی وہ ہرا — جوان کے یہ اندیشہ دل مین پڑا

کہا ای شہنشاہ کی کوتوال — کرون عرض تجسی مین اپنا حوال — جو اسوقت چھوڑو تو تم کو تو آب — کہ فردا کرون گا مین اپنا جواب

کہا شاہ نے ظلک بی خبر — پکڑ چور کو کس نے چھوڑا مگر — جوان مرد بولا کہ ای نیکنام — ہون تاجر کا بیٹا فلانی مقام

اگر پیچھا مجھکو گھر کی طرف — خدا کو جو مانو تو ہے ایک حرف — میرا باپ تمکو ضمان دیوی گا — ضمان دیکے تمسے امان لیوی گا

کری ورد میرا یہ ہر تجھکو آس — ضمان دیکے مجھکو کریگا خلاص — کیا شاہ نے اپنی دل مین خیال — بھلا باپ کا دیکھیے اسکے حال



قصۂ سوداگر بچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول نام اللہ کا ہے تاج ہی — دو عالم مین جسکا بڑا راج ہی — وہ اول و آخر کریگا جو سو — جو دنیا مین آیا ہیگا نہ کوے

وہ قادر ہی قدرت سی کرتا ہی کام — وہ بخشیگا اوسکو جو اوس در کا ہی — الہی مین تیری صفت کیا کرون — چہ قدرت زبان کو بیان تا کرون

جو چاہی تو رائی کو پربت کری — اوپربت کو ناچیز کرکی دہرے — الہی مری تجھسی ہے آرزو — کہ دنیا و عقبی مین رکھہ آبرو

تو بندہی اپنے سدا مہر کر — کرم کی نظر سے لی اوسکی خبر — مین قدرت کا تیری کرون کیا بیان — تو رزاق مطلق ہی در دو جہان

جو توبہ کری اور تجھسی ڈرے — دو عالم مین بخشی ہی یا مری — بہت راہ مین تیری بھٹکت پہرین — پناہ مین تجھے سر کو پٹکت پہرین

جنھون نی تری راہ مین سر دیا — اونھون نی کمائی کو پورا کیا — الہی مین بندہ گنہگار ہون — تری بخششون کا طلبگار ہون

الہی تو مجھکو نہ محتاج کر — تو اپنے فضل سی کی میرے خیر — الہی یہ قدرت ہی تیری عجب — کہ دیتا ہی روزی مجھی بی سبب

تو صاحب ہی میرا مین بندہ ترا — ہی نت خیر اور فکر تجھکو مرا

در نعت سید المرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین

قیامت مین مجھکو بڑی آس ہے — کہ محبوب حق کا نبی خاص ہے — وہ درگاہ تیری مین تاج ہی — دو عالم شفاعت کا محتاج ہی

بہت راہ اوس پل کی تاریک ہے — اور اک بال ہی ہی وہ باریک ہے — تو دیدار دیگا جبی کردگار — گنہ بخشیگا اور لگا دیگا پار

آغاز قصہ

تو اوسوقت پروردگار کچھونا رہا — کہ تہا فارسی ہندوی مین کہا — یہ دیکہا تاریخ ہاے کہن — صدق سی جو کلمہ بنے کا پڑہا

مین اس بعد آغاز قصہ کیا — ہمیشہ شہر کی تہا لیتا خبر — رعیت پہ ہی ظلم یا عدل ہے — کہ ہے سر بسر سلطنت کا سخن

کہ سلطان محمود صاحب ہنر — نکلتا تہا تا دیکہون آنام کو — ہوا جب مسلم کمر بندہ کے — قہر ہے نگر بیچ یا فضل ہے

ہین کالی کپڑی سر شام کو — چلا دیدگیون کو وہ نا مجھ — نہ پایا کسی ٹھور بٹ مار کو — اکیلا چلا خنجر اک ہاتہ لے

دیا گشت ہر سوی بازار کو — کہ ہی عیب امن مین تمام — عدل ہے خلق پر دگر عم نہین — نہ چور اور رہزن نہ بدکار کو

کیا سکر روز کا پہر صبح و شام — اگر دن سیہ شب مین مجرم نہیں — یکایک سیہ پوش سلطان امیر — کوئی ظلم ظالم سے پر عم نہین

کیا ہر دل ین شب بی نظیر — جو گذرا و طرف مکان وزیر

گذر شاہ کا اوسطرف جا پڑا — تو دیکھا جوان اک مسلح کھڑا — کھڑا ہیگا اک نازنین نوجوان — جوان کی طرف کو ہوا وہ روان

جو چاہے کہ پھینکے کمند جا اڑے — تب اوس آسری سی محل پر چڑھے — جو تحقیق دیکھا اوسے رات مین — کمند مسلسل لیے ہات مین

یہ جانا کوئی چور ہٹ مار ہے — دیا یہ کیسکا گرفتار ہے — ڈپٹ کر پکارا کہ ای خبیث — نہین خوف میرا ہے تجھکو خبث

کہا کہ تو مجھسے ترا نام کیا — کیون آیا اودہر رات کو کام کیا — لگائی تماچے پکڑ زور زور — اور پکڑا اوسے جانکر اوسنی چور

کہا اوسنی ایمرد صاحب ہنر — مجھے حال سے اپنے دیجی خبر — کہ تم کون ہو تم کو کیا کام ہے — جو کہتی ہو کہ کیا ترا نام ہے

کہا ہون مین اس شہر کا کوتوال — تجھی پوچھنا کیا ہی میرا حوال — یہی کام میرا ہی ہر صبح و شام — کہ رہزن و بدکار پکڑون تمام

جو مین تجھکو پکڑا ہی اس رات پر — فجر کو چڑھاؤن گا نے دار پر — پکڑا ہاتھ اوسکا لی آگی دہرا — جوان کے یہ اندیشہ دل مین بڑا

کہا ای شہنشاہ کی کوتوال — کرون عرض تجھی مین اپنا حوال — جو اسوقت چھوڑ دو تو تم لو ثواب — کہ فردا کرون گا مین اپنا جواب

کہا شاہ نے طفلک بی خبر — پکڑ چور کو کس نے چھوڑا مگر — جوان مرد بولا کہ ای نیکنام — ہون تاجر کا بیٹا فلانی مقام

اگر پیچھا مجکو گھر کی طرف — خدا کو جو مانو تو ہے ایک حرف — میرا باپ تمکو ضمان دیوی گا — ضمان دیکے تمسی امان لیوی گا

کری ورد میرا یہ ہر تجکو آس — ضمان دیکے مجکو کریگا خلاص — کیا شاہ نے اپنی دل مین خیال — بھلا باپ کا دیکھیے اسکے حال



قصۂ سوداگر بچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول نام اللہ کا سر تاج ہی — دو عالم مین جسکا بڑا راج ہی — وہ اول و آخر کریگا جو سو — جو دنیا مین آیا ہیگا نہ کو ے

وہ قادر ہی قدرت سی کرتا ہی کیا — وہ بخشیگا اوسکو جو اوس سے ڈرے — الہی مین تیری صفت کیا کرون — چہ قدرت زبان کو بیان تا کرون

جو چاہی تو رائی کو پربت کری — اوپر بت کو ناچیز کرکی دہرے — الہی مری تجھسی ہے آرزو — کہ دنیا و عقبی مین رکھہ آبرو

تو بندہ ہی اپنے سدا مہر کر — کرم کی نظر سے لی اوسکی خبر — مین قدرت کا تیری کرون کیا بیان — تو رزاق مطلق ہی درد و جہان

جو توبہ کری اور تجھسی ڈرے — دو عالم مین بخشی جی یا مری — بہت راہ مین تیری ٹھوکر پہرین — پناہ مین تجھے سر کو ٹیکت پہرین

جنون نی تری راہ مین سیر دیا — اونہون نی کمائی کو پورا کیا — الہی مین بندہ گنہگار ہون — تری بخششون کا طلبگار ہون

الہی تو ہمکو نہ محتاج کر — تو اپنے فضل سی نی میرے خبر — الہی یہ قدرت ہی تیری عجب — کہ دیتا ہی روزی مجھی بی سبب

تو صاحب ہی میرا مین بندہ ترا — ہی نت خیر اور فکر تجھکو مرا

در نعت سید المرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین

قیامت مین مجکو بڑی آس ہے — کہ محبوب حق کا نبی خاص ہے — وہ درگاہ تیری مین تاج ہی — دو عالم شفاعت کا محتاج ہی

بہت راہ اوس پل کی تاریک ہے — اور اک بال ہی ہی وہ باریک ہے — تو دیدار دیگا جسے کردگار — گنہ بخشیگا اور لگا دیگا پار

آغاز قصہ

تو اوسوقت پر ڈر کچھو نا رہا — کہ تہا فارسی ہندوی مین کہا — یہ دیکہا تاریخ ہالے کہن — صدق سی جو کلمہ بنے کا پڑہا

مین اس بعد آغاز قصہ کہا — ہمیشہ شہر کی تہا لیتا خبر — رعیت پہ ہی ظلم یا عدل ہے — کہ ہے سر بسر سلطنت کا سخن

کہ سلطان محمود صاحب ہنر — نکلتا تہا تا دیکہون آنام کو — ہوا جب مسلم کمر باندہ کے — قہر ہے نگر بیچ یا فضل ہے

بہن کالی کپڑی سر شام کو — چلا دید گلیون کو وہ نامجو — نہ پایا کسی ٹہور بٹ مار کو — اکیلا چلا خنجر اک ہاتہ لے

کیا سیر روز کا پہر صبح و شام — کہ ہی ریعت امن مین تمام — عدل ہے خلق پر دگر غم نہین — نہ چور اور رہزن نہ بدکار کو

کیا در دل این شہ بی نظیر — گردن سیر ٹک مین محل و زیر — ایکایک سیہ پوش سلطان امیر — کوئی ظلم ظالم سے پرغم نہین

جو گذرا و طرف مکان وزیر

رفتن جماعۂ متخاصمین پیش درخت منصف مسمی بشجرۃ الحکم برائے داد خواہی و بوقوع رسیدن لطیفہ کل شے یرجع الی اصلہ

تھا جو وان از خاص خلق اک مصا — اوہین ہی ایک نی کی ناگاہ — اب مرا گوش تم کلام کرو — کیون جھگڑتی ہو ایک کام کرو
یا نہی سو کوس پر ہی ایک درخت — وہان تلک تم سفر کا باندھو رخت — اوس سی یہ ماجرا کرو اظہار — ہر گز کیا ضرور ہی تکرار
بان جو حق ہی وہ کہی صاف — شکے کریگا وہی انصاف — جب ہوئی اس سخن سی آگاہی — تب اودہر کو وہ سب ہوی راہی
باری کہو کہا کرا پنی ہوش حواس — پہنچے گر پڑکے اوس درخت کے پاس



جو کچھ اپس مین قصہ گذرا تھا — سو بہ تفصیل سب بیان کیا — اٹھی آواز ایک ہیبت ناک — سینہ چھٹ ہو گیا درخت کا چاک
میل جنیت آگئی اوسمین — دو ٹکڑہ وہ ہو گئی اوسمین — جو ہین اون واردات گذری ہین — ہو گیا ہر درخت کا جیو ہون
چھا گیا اون سبھو پہ عالم یاس — یون گئی کہنی سب وہ ہو کر اوداس — اب تو اپس کی ہٹ گئی گل میل — ہو ریگا جھگڑا ہی ہو گیا فیصل
اصل سی فرع فرع سی ہی اصل — کیون نہ دونو نکا ہو گر ہو وصل — صبر کی نسبت ہی اپنی کل کی سا — نشہ ہوتا ہی طبیعی مل کی سا
سب نی دفتر جو دو کا کھولا — زاہد اوہین سی اسطرح بولا — واردات ایسی ہین عجب عجب — حق تعالی کرے نہی ہمارے نصیب
یعنی ہم تم یہ جسکے ہین اجزا — قطرہ سان سب ہین لو دریا ہی — ہون اسیطرح اوس سی سب ملحق — نظر آوی نہ اوس سوا مطلق
یار و عشق مجاز ترک کرو — رہ حقیقت کی عشق کی سب لو — شکے پیندے زاہد اگاہ — سب نی اپنی اپنی گہر کی راہ
المعرض اپنا مدعا ہی یہی — یہ کہانی جو نظم مین نی کی

تمت

نیند جب خوب لیچکا زاہد — آخر شب کو تب اوٹھا زاہد — دیر تک اوسکو دیکتا وہا — بعد ازان اپنی دلسی اوسنی کہا
چاہتا ہی یہی خیال اپنا — ہین بھی ظاہر کرون کمال اپنا — یون وہ مانگنی لگا رو رو — امی کریم ابتو جان دی اسکو

قدرت حق سی ایکدم کی بیچ — فساد برپا شدن باہمدگر وقت صبح — اگئی جان اوس صنم کی بیچ

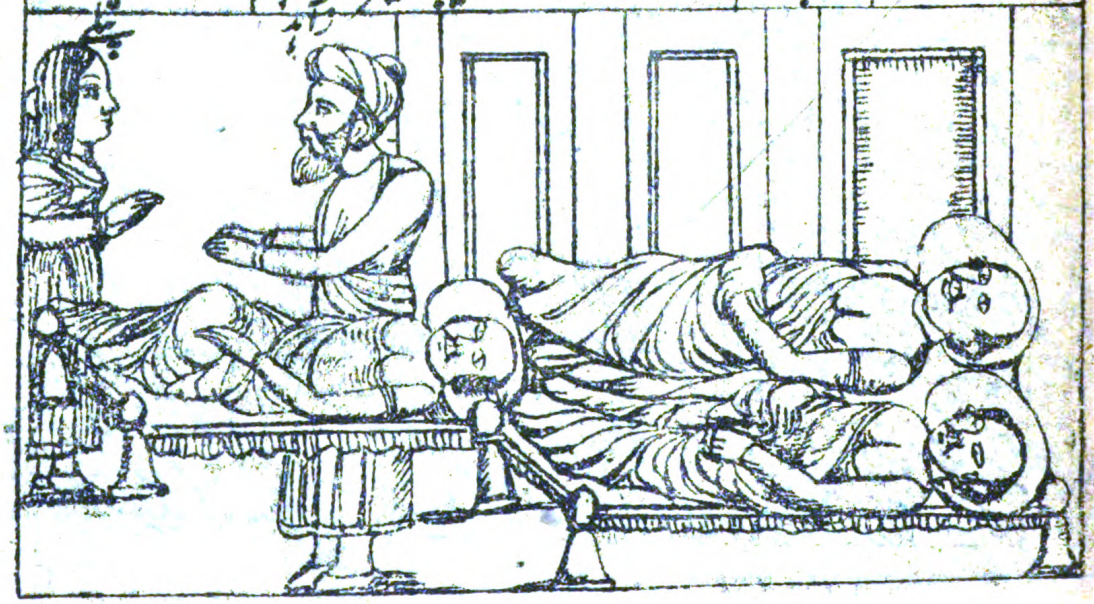
بار ہی اتنی مین دن ہلورہا تھا — بعد ازان اونکو اگیا جب ہوش — شکل کو اوسکی دیکھہ چار ون
دو گھڑی تک کھڑے رہے خاموش — بہتر اوسکو پری سی جو پایا — اوسکا کرنی لگا ہر اک دعوا
پہلی بنجارنی کہا یارو — چین کچھہ غور کر کی سمجھو تم — اوسکو تصویر تب بنایا ہی
مطلق اسکا ہین تمہا نام و نشان — اس نہان کو کیا ہی ہین نی عیان — سب کا دعوی ہی مجھہ سوا باطل
سنکی ورزی یہ بات ہوگر — یون لگا کہنی کہ خدا سی شرم — کاٹکا اوسکی تب کیا اسلوب
ورنہ اک کات کی تہی یہ مورت — ہین نی پوشاک جب پہنی خوب — اوکہا پہر سنا رنی ای رام
خرچ اسپر ہوا ہی میرا مال — اسنی بائی تہی یہ کہان صورت — بولا تم سب ہو پای بند ہوس
ہی یا از ردی شرع میرا حق — اور یہ آپس مین کرتی ہین بحث — کہ طرح اسمین جان آتی بہلا
جب یہ قصہ بہت بڑہا تو وہان — قطع ورزی جو کر چکا یہ کلام — سچ مچ اوسپر پری کا عالم تہا
ہوی اکر کی جمع پیر و جوان — سنکی یہ بات زاہدی گش — سب مین وہ بھی کڑا ہوا آکر
جب ہوی کوتوال کو یہ خبر — جو وہی دیکتا تہا بیدم تہا — مطلب اس سی کہو تمہین کیا ہی
اوس پر یرو کو اوسنی جب دیکہا — آمدن کوتوال و برگشتن ایمان آن بدخصال — یان کہا نیلو مجسی کچھہ سچ لیجے
یہ تو جاتی تہی اپنی باپ کی گھر — پیٹ کر اپنا سر ہر اک سی کہا — تو سبہون نی سخن کیا یہ قبول
گفتگو سی ہوا جو کچھہ نہ حصول — تم اسی کسطرح سی لائی ادہر — وہانسی قاضی کی گھر کو سدھارے
قاضی پاس جو کہی وہی سی کیجے — رفتن پیش قاضی برای انصاف — قاضی جی نی کہا یہ سن سن کر
سب نی قصہ بیان کیا جاکر — جسکو فرمائی وہ اسی دیجے — لوٹ کر لیگئی تہی یہ گھر کو
کچھہ بہی تمکو تمیز ہے یارو — بات جو یہ ٹہر گئی بارے — اور یہ میری کنیز مجھکو دو
دولت اسکی کہین چلی جاتی — حال سارا عیان کیا جاکر — اور اتنی ہین اوسکو دیدیا
قصہ کوتاہ ایک کہا تہا سا — اوسنی احوال یک بیک سنکر — غور کیجے تو ایک وہ دلدار
پر اوسی کوئی لی نہ سکتا تہا — لیکی بہاگی تہی مال اور زر کو — تم مٹہائی کی طور سی کچھہ لو

کچھ تو مین بھی ہنر جتاؤن آج — اسکو پوشاک سی پہناؤن اب — الغرض لیکی وہ سوئی تا گا — بیدھڑک آدھی رات تک جاگا
سی کی پوشاک ساری درکار — جب وہ جوڑی کو کر چکا طیار — عطر مین پھر بسا دیا اوسکو — بی تکلف پہنا دیا اوسکو
پھر سنار آدھی رات کو اوٹھا — باغ سوم زینت دادن زرگر تصویر را صنعتکار بجواب — اوس پری رو کو اونسی دن دیکھا
اپنی جی سی کہا کہ دونون یا — صنعتین اپنی کر گئی اظہار — کسب مین بھی تو کچھ جتاؤن آج — اپنی کاری گری دکھاؤن آج
کہہ کی ہوا و نکال کی افزار — جلد گہنا وہین کیا طیار — گڑھ چکا جب وہ سادہ کا رتمام — کیا مینی کا سبز اوسپر کام



سب وہ گہنا پھر اوسکو پہنا کر — اپنی بستر پہ سو رہا جا کر — تر یو را زبسکہ تہا بہت بھاری — پتلی سونی کی ہو گئی ساری

باغ چہارم جان دار شدن تصویر بتاثیر دعای زاہد



قصۂ چار باغ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	رنگین پر لطف
بعد حمد خدا و نعت رسول	اول کہانی سنو یہ تم معقول	گر کسیوقت ہین کہین ہمدم	ہمسفر چار شخص سے باہم
ایک درزی تہا ایک تہا بنجارا	ایک زاہد تہا اور ایک سنار	سب سفر مین اذیتین پاکر	وارد اک شہر مین ہوی جاکر
تہا جو چوری کا وان بہت ماہر	کوئی دم بہر نہ شکوستوا تہا	یار جانی تہی بسکہ وہ باہم	تو اونہون نے کیا یہ کہا کی قسم
شام سے لگی آج تا بہ سحر	جاگئی شب کو ایک ایک پہر	تہا کہ جاتا ہی نہ کچہہ اسباب	مستعد ہو گئی یہ کہکی شتاب

باغ اول از بنجارہ بوجود آمدن صورت نہانی از گم شدن

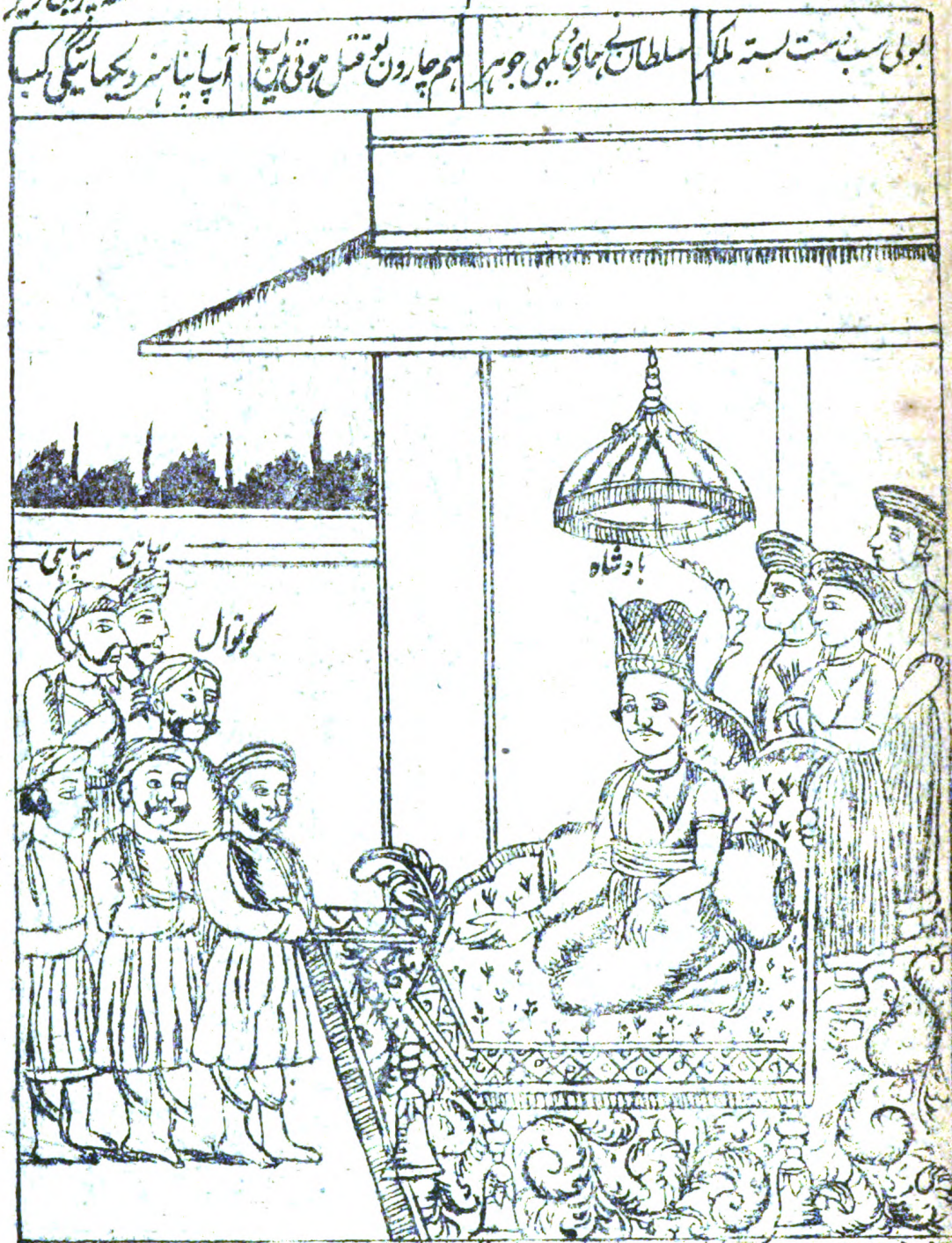
پہلی بنجارگی ہوی بارگی	اونسی کی جاگنی کی طیاری	چین اونسکی دہین یہ پہر آیا	کہ نہین یون ہی جاگنا اچہا
نیند بن سنگل سکو آوے	مفت مین چیر نہت جاوے	بنیہ کر گر ٹہیے ایسی اک تصویر	جسکو ہو دیکہہ خوش دل دلگیر
پہر ہوئی نیند اونسکو جب طاری	سر چکرا اونسی کی یہ عیاری	چیر کر جلد ایک لکڑی بڑی	گاٹہہ کی ایسی ایک پتلی گڑہی
	دیکہہ جسکو پری ہو دیوانی	بنی ایسی ہی شکل انسانی	



تہا وہ درزی جو ایک انہین یار	باغ دوم پارہ دوزی خیاط	وہ ہوا دوسری سی پہر بیدار
دیکہا جو اونس روش کو اونکی	جیمین اپنی کیا یہ اونسی خیال	کسب اپنا مجہی دکہا یا ہے
	اسکو بنجارنی بنایا ہے	



بولی سب دست بستہ ملکر | سلطان نے ہماری دیکھی جو ہر | ہم چارون کو قتل ہوتی ہین اب | آپا پنا ہنر دیکھائینگی کب



شہ نی یہ التماس سنکر | فرمایا عفو سے مسکرکر | گو قتل کی ہین سب سزاوار | بخشا پر مین نی انکو یا چار

امید ہی روز حشر داور | جب دیکھی گا عاصیونکو مضطر | بندونکی کری معاف تقصیر | اور عفو گنہ مین ہونگے تاثیر

رحمت مین ہر ایک کو جگہہ | رحمت سی عذاب کی بچاہی | ہو گرچہ خطا و ظلم سے | گذری ہی کریم کب کرم سے

تمت

اور شہ کو تہا سخت ملال — یعنی کہ اوسکی تہا وہ پال — پھر سوچ کی دلکو کی تسلے — اسوقت مین ہی روا خموشے
باری کچہ کرکی ٹیک سلعت — اندر گئی چارتن بسرعت — پنجم سی کہا کہ تو بہی اب آ — شہ عقل کو ہوگی کار فرما
کہنی لگا اون سی یون تبکر — درآنا بہی نہین سزاوار — رہنی دو مجہی تکان کی بار — کہولون تا حال یہانکا تمہر
یہ کہکی وہانسی شہ نی آہ — او رجا کی کیا عسس کو آگاہ — ہوتا ہی تباہ شاہ کا مال — کیا ہوگا تمہارا صبح کو حال
یہ سنکی عسس ہوا روانہ — لی شاہ نی وانسی راہ خانہ — پونہچا جو کوتوال اس جا — دیکہا تو ہے شہ کا مال لوٹتا
کرکی پہر حملہ اوسنی یکبار — ان چارون کو کرلیا گرفتار



پوبیٹہتی ہی کرلباس درست — پونہچا وہ بادشہ کی درپہ — جسدم شہ شہ نشین مین بیٹہا — فوراً اون کو توال پونہچا
بعد از تقدیم رسم تسلیم — اور لاکی بجا طریق تعظیم — چورون کی بیان کی حکایت — ظاہر بہیر اپنی کی شجاعت
پاکر پہر حکم بادشہ کا — حاضر کئی چارون جو پاوین جا — فرمایا یہ شہ نی کہر کی غصہ — کیا تمنی کیا تہا بدیہ پیشے
اچہی یہ نہ تہی تمہاری کردار — اب دارہی تمکو ہی سزاوار — پہر حکم ہوا عسس کو قطعی — کہر چارون کو قتل جا کی جلد
پاکر یہ کوتوال ایما — لی چارون کو اپنی سمانہ نکلا — اون سب مین جو مرد شناسا تہا — کہنی لگا یون برفروایما
یہ شاہ جو تخت پہری بیٹہا — دیکہا ہی ضرور اسی کسی جا — دانست پر اپنی پہر یقین کر — بولا یہ شب کو تہا مقرر
کی چارون نے پہر عسس سے منت — ہی دل مین ہماری ایک حسرت — رہین مرلی کو اپنی یعنی طیار — دیکہین سلطان کو اور اکبار
سنکر یہ عسس نے قول پایا — حاضر کیا اونکو شاہ کی پاس — سلطان نے پہر اونکو اون سے دیکہا — فرمایا کہ اب کہنی ہین کیا

القصہ وہ پانچوں تن خرمان — چوری کو چلی وہانسی شادان — پہونچی جو وسط شہر مین جا — اک سنگ عف عف سی پیش آیا
حیوان کی سخن کا تھا جو دانا — سب نی کہا اوسکو بان بتانا — کتّا کیا کر رہا ہی گفتار — قصہ فکر صحیح سی نوای یار



بولا یہ کہہ رہا ہے حیوان — ہی ان پانچوں مین ایک سلطان — پھر سب نی باتفاق یہ کہا — ہی کونسا انمین شاہ بتلا
کہنی لگا ایک شخص یاران — موقع ہی نہین تمیز کا یہان — جس کام کی کر چکی ہو نیت — انجام مین اوسکی باندھو ہمت
آگی کر واب اوسی روانہ — بتلائی جو موقع خزانہ — القصہ ہوا وہ آگی ہشیار — تھا جو کہ خزانہ بیچ خبردار
رکھا تھا جہان خزانہ شاہ — پونہچا وہ اوسی جگہہ بناگاہ — کہنی لگی نقب زن سے ای یار — ہو نقب تو پشت پا سے ای یار
چالاکی سی نقب زن نی بہ یکبار — جس جا تھا خزانہ مارتی کر — ایکی ٹھوکر سی نقب تہی یار — حیران ہوے اوسکو دیکھہ کر یار



قصۂ محمود شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تہا ملک عجم مین ایک سلطان — موصوف بعدل و داد و احسان — کسری سی قرون تہی اسمین اتصفت — حاتم سی ہی زائد اوسمین ہمت

رستم سی دلاور ہمین افزون — حکمت مین تہا غیرت فلاطون — القصہ وہ شاہ بحر الفت — رکھتا تہا بحال خلق شفقت

تہا گشت کنان وہ شہ کبو جون — تا خلق کی حال سی ہو آگاہ — اک شب جو وہ شاہ گہر سی نکلا — رہ مین ہوئی چار شخص پیدا



کہنی لگی شاہ سی کر ارہ — تو کون ہی نام کیا ترا کہہ — جاتا ہی کہانسی تو کہان یار — شب گردی سی تجکو کیا سروکار

بولا شہ سنکی بی تامل — کرتی ہو عبث یہ شور و غل — جو تم ہو سو مین جو مین سو ہوتم — گرتی ہو حواس اپنی کیون گم

تقریر یہ شاہ کی وہ سنکر — کہنی لگی تجہہ مین کیا ہین جوہر — شہ نی کہا پہلی تم بتا دو — پہر میری کمال کا پتا لو

چار و نہین سی ایک تن یہ بولا — حیوان کی ہون گفتگو مجہتا — کہنی لگا دوسرا یہ سنکر — تبلا دون دفینہ ہو جہان پر

تی تیسری شخص نی یہ تقریر — کر تا نہین میں نقب مین تاخیر — ہو سنگ و حدید کا اگر کاخ — کر دون اک پشت یا مین سوراخ

چوتہی نی کہا یہ سنکی فی الفور — اب میری کمال پر کرو غور — یعنی جسی ایکبار دیکہون — سایہ سی شناخت اوسکی کر لون

جب کہہ چکی وہ کمال اپنا — شہ سی کہا کہہ تو حال اپنا — شہ نی کیا اپنا حال ظاہر — ہون گم مین بہت فنون سی ماہر

آبجو بولی یہ ایک ہی فن — مجرم کوئی ہوی مرد یا زن — جرم ایسا کہ ہوی لائق دار — دی قتل کا حکم شہ نتکرار

مین سر کو جو دفعۃً ہلا دون — ہو قتل سی وہ اسیر مارون — چارون نی یہ سنکی فن فائق — بولی کہ ہین آپ سب سی لائق

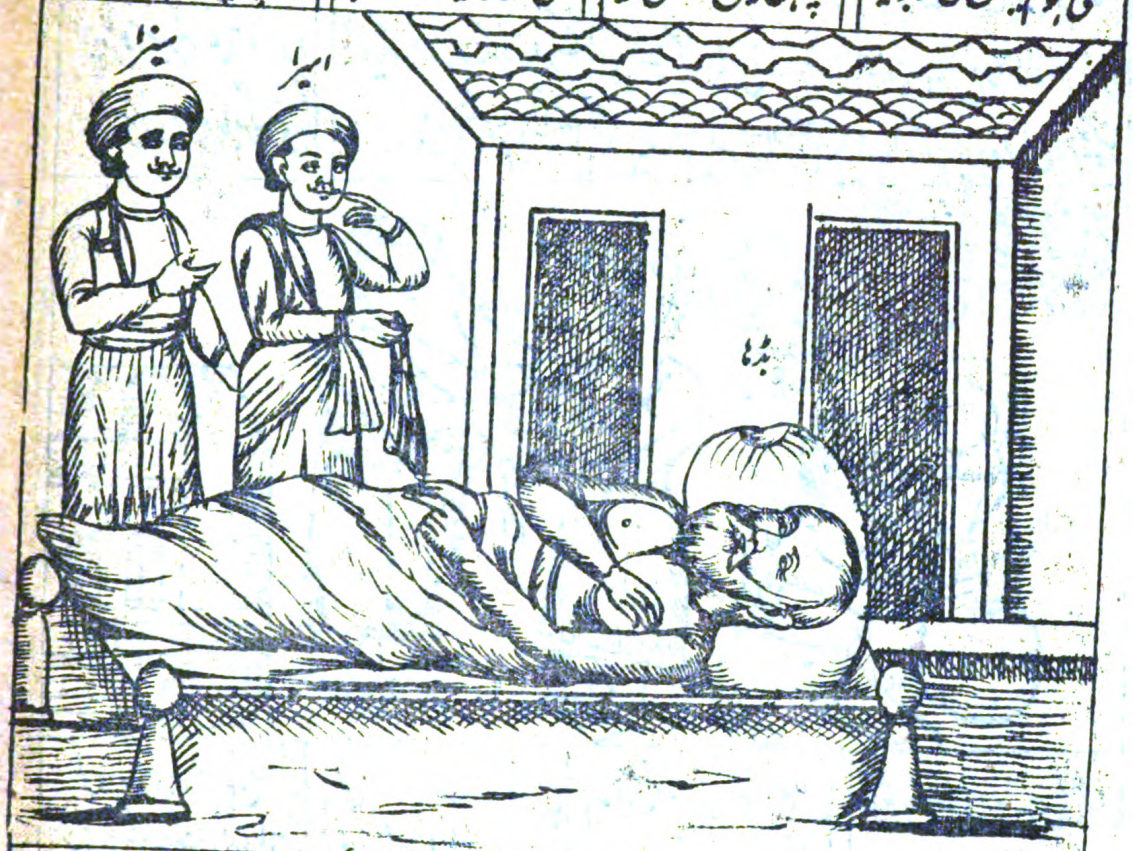


اونہون نی ہمکو مارا اسطرح سے گئی غیرت ہماری اسطرح سے چھوڑا کرا پیچھا اونسی جون
کہا مین کہدیا تہا اوللہی کہ بیٹی اوسکے مین ہون بات دے ندیکہا ہوگا ہرگز کچہ پس و پیش
اونہونکی گذر گیا تہا مین بہی اللہ مگر مجہکو دیا کچہ بہی نہ خرچ آہ جو ہاتہ آتی ندیکہا بیل کا مول
ملیگا گر کوئی گاہک مجہی اوسے تو مین اس بیل کو بیچونگا فی الفور بہانسی بیل کی مین دام لونگا
بس اب خوشدل زبانکو بند کرتو بہت بسا کہ چکا ہی در گذر تو تمام اب ہوچکی یہ سب کہانی

گہر اپنی بہاگ کرائی ہین دونون
لپٹ تمکو گئی ہونگی وہ بیگیں
تولایا اوسکی گہر سی بیل کو گہر
وہانسی کچہ تمہین بہی خرچ ونگا
گری ہی تو نی بس گم ہر فشانی

تمت

گھڑی اک بعد آئی دونون ذات — بہت سا پوچھی اوجہاری بات — جو دیکھا باپ ہی از بسکہ بیہوش — تو بیٹیون نے کہا تم کیون ہو خاموش
گئی تھی چھوڑکر ہم کو اچھا — کہو اتنی مین تمکو ہو گیا کیا — کہا مین کیون نہون اس طرح بیہوش — کہ پہر اب سر پہ کہانی مینی پاپوش
گئی ہو تم یہان سی آہ جو مین — سپاہی بیل والا آگی ومین — بھی بس جو تیون سی خوب سایا — پھر اپنی بیل پر چہڑہ کر وہ طرار



گیا فی الفور یانسی بہاگ گہر کو — نہ دیکہا پہر نظر بہر کر ادہر کو — نہ جانی کیون گئی تہی بہانسی کہچا — یہ کی تخریب میری اوسنی بیجا
کہا وہ مدعی یان کیونکر آیا — اوسی تو مار کر ہمنے بہگایا — بہلا تمنی نہ کیون ہمکو پکارا — ہماری بات سی وہ جاتا مارا
ہم اوسکا گہر ہی گہر مین کام کرتی — تمہارا اور اپنا نام کرتی — کہا بڈہی نی تم سی کچہ نہوتا — جو ہوتا یون تو مین کاہیکو روتا
مگر اچہا ہوا وہ لیگیا بیل — کہ اوس کمبخت کا منحوس تہا بیل — بندہا کر ہماری گہر وجہ سے — سر سر ہو گئی بربادتب سے
گیا وہ بیل لیکن بچ گئی جان — کہ وہ مکار آویگا نہ پہر یان — ہمارا لٹ گیا گہر جب سی سارا — چہٹا مکار سی پیچا ہمارا
غرض یون کرکی باتین بالوں اسنے — پہر آخر ہو رہا چپ وید اندیش — ٹھگون کا کیہ چکا مین ہا جرا اب — سپاہی کا سنو احوال تم اب
کہ جب لیکر گیا وہ بیل گہر پر — تو بولی اوس سی وہ دونون ہمراہ — کہ وہانسے ٹل گیا تہا تو کدہر آہ — وہ دونون ہمکو آپٹی تہی ہے خواہ

اگر بڈھا وہان ہو تو کافقط گھر — بہت سا مہربان ہوگا وہ تم پر
اگر اوسکی پسر گھر ہوگی موجود — خلش کو مستعد ہوگی وہ دونو
نہین گر ایسی تم ہی نہا — جو کہاؤگی اونہین کے بارے سبھی
امیر اور منیر اگر تہی موجود — یکایک جہانک کر وہ دونو مرد
یہ سنتی ہی وہ باہر گر سی آئے — اونہون نی بہی قدم و بانسی اوٹہائے

تو اضع آپکی بہانتک کریگا — کہ پیرن پر تمہاری سر رہیگا
اونہین تم دیکہتی ہی بہاگ جانا — وبانسی بہاگ کر پھر گہر کو جانا
غرض دونون نی دروازہ کی اوٹ — ٹھگون کو دی ہین آواز جاکر
لگی کہنی کہ کیا ہی نام تیرا — کہا ہی بیل والا نام میرا
لگی یہ بہاگنی بس و بانسی جہین — کیا اونکو پکڑ دونون نی وہین



لگی ہونی پہر اپسمین لڑائی — لگی کرنی بہت مار اکٹائی
سکون کے گہر پہنچا ولیکی پاپوش — وہین بڈہی کی کہوئی مار کر ہوش
جوان نے دیکہی یہ دیکہہ احوال — پہر اپنا بیل کہول اور سوی خانہ
دلیر نہ ہوا اوسنے روانہ — وہانکی دوسری رستہ سی فی الحال



پہری ہی وہ مری لینی کو جان آتی ہے — گھر اپنا چھوڑ کر جاؤن کہان اب — اگر وہ یونہی یہان آتا رہی گا — تو اکدن جی مرا جاتا رہی گا
کہا شیون نی گر آدیگا وہ پھر — ہم اوسکا کاٹ ڈالینگی وہین سر — نہ ہو لینگی کبھی ہم اوسکا یہ جور
وہ یان جس روپ سے آویگا کاٹ — اوسی صورتہ نہ ہم چھوڑینگی زنہار — بہت سا ہو شیار اب ہم ہینگی
رہینگے فکر مین ہم اوسکی دن رات — کسی دن آخرش لگجائیگا ہات — رہینگی کوئی دن بیٹھی یہان ہم
یہان وہ مکر سی آیا ہی دوبار — کبھی کیا پھر نہ آویگا وہ مکار — غرض وہ ہر طرحسی ہوگی پر جوش
سنو اب اوس سپاہی کا یہ احوال — یہ کیا کیا کچہ کیا گھر جاکی فی الحال — لگا بارا رہی سب کچہ سنکانی
کبھی وہ خوب سا حلوا پکاوے — کہلاوے اور کو اور آپ کہاوے — کبھی آنیر کر کے شکر اور گھی
لگا وہ خرچ کرنی جبکہ پیاں — دل ہمسایگان جلجل ہوا جاں — جو دیکہا تہا اونہون نے اوسکا وہ ہات
کہی اون بہائیون نے اوس سے یہ بات — کہانسی زر لگا اتنا تو ہا ہا — یکایک دیکہکر وہ ہو گئی دنگ
نظر آتا ہی تو زر دار ہمکو — بہت زر دار اور بیشمار ہمکو — نہین کرتا ہی کوئی اتنا ہی خرچ
بہت تکلیف مین ہین ہم کل سے — نہین اس عمر سی فارغ ایک پل ہم — اودہر ہی ہو ذرا متوجہ احوال
کسیکے ہاتہہ اوسکو بیچ آوے — پہر اوسکا مول بہی نہ پایا — کہ لا یا بیل تہا مین اک کما کر
کہا سچ تو کہی تہی ہمنے یہ بات — کہ قیمت بیل کی آتی نہین ہات — کہ آیا ہی سفر کر کی جہان سے
بلا شک ہی بہت وہ مرد اشراف — اور اوسکا ہی نہایت دل صاف — دیا کچہ خرچ مجکو چار ناچار
ولیکن اوسکی بیٹی ہین خود اور — سو اونکا ہی نہایت طور یہ طور — وہ دیتا ہی مجہی کچہ خرچ تب سے
پدر ہی اونکا ہی کچہ مرد معقول — کہ اوسکا خرچ دینی کا ہی ہو ل — تو ٹہرانی لگی ہین وہ بد انجام
نجانا تہا سیو تم نی انہو جانا — بدولت اوسکی مین کہاتا ہون تانا — کرون مین کسطرحسی اوسکی تعریف
وہانسی تم بہی اوگی نہ خالی — کہ ہی جاگہ وہ اپنی سگی بہالی — کہ ہو سکتی نہین ہی اوسکی توصیف
بس اکی ساتہ تمکو بیجا دون — بڑا ہوگا تمہارا ہم پہ احسان — بہلا تم بہی چلو اکی میرے ساتہہ — یقین ہی خرچ کچہ لگجائیگا ہاتہہ
رہا تر دیک گہر جب اون تہلکو گا — جوان نی دور سی گہر اونکو دیکہلا — وہ بولی ہو کی خوشن باخاطر شاد — بجا لاوینگی ہم بہی حسب ارشاد
کہ کوئی آدمی بہی گہر مین اسکے ہم — کہان ہی قدم جلد ہی اوٹہا کر — کیا کچہ بہید ہی اوسنی نہ آگاہ — چلا وہ بہائیون کو لیکی ہمراہ
تمہارا نام پوچہینگی وہ دے — یہ دو آواز دروازی پہ جا کر — یہ دو آواز دروازی پہ جا کر
تو کہنا بیل لالا ہون سپاہی — تو کہنا بیل لالا ہون سپاہی

گیا لینی دوا جو کچھہ بتائے | گھڑی اک بعد پھر بولا سپاہی | کہ یاد آئی ہی مجکو اک دوا اور | رنگا تا چاہیے وہ بھی کہیلو
سپاہی نی کمر باندھی وہین سے | ہوا گھر سی ادہر کو وہ بھی راہی | اکیلا رہ گیا بڈہا ہی گھر جب | کیا یک بندگی سی حملہ اوسپر
اودہر لی ہاتھہ مین جلدی سی تلوار | زرد زور سی اوسکی تباہ آگاہ | وہین پھر سامنی بڈہی کی اگر | اودہر اوسکی گئی ہوش اور حواس
کہا پھر آپ یہ بتلائے گا | مرا تہا بیل کیا وہ چھوٹکی کا | یہ سنتی ہی ادہر اوسکی گئی ہوش



پڑا پیر اسقدر سر مین لگائین | کہ گنتی مین بھی بڈہی کی آئین | ہوا وہ پیٹی پیٹی جیکہ بیہوش | چلا گہر کو سپاہی ہوکی خاموش
اودہر گہر مین پوہنچا وہ سپاہی | ادہر گہر مین یہ بھی دونون بہائی | پدر کا ہی دیکہا جب یہ حال | لگی تب پوچہنی وہ اوس سی احوال
کہو یون کس لئی بیہوش ہوتم | کہو کسواسطی خاموش ہو تم | نظر آیا نہین وہ بید بھی گہر | کہ جو ہر بات مین کہتا تہا ہر بار
کہا بڈہی نی کچہ اک ہوش مین آ | کہ پوچہو ہو مرا احوال تم کیا | جسی تہا تمنی سمجہا بید اللہ | سو نکلا بیل والا شخص بدخواہ
گئی ہوتم جبہی دونون ودہر کو | لیا بس لوٹ اوسنی دونون گہر کو | پہر اگر سامنی میری وہ بدذات | لگا بس مارنی پاپوش اور لات
ہوا جبتک نہین بیہوش وبیدم | وہ ماری ہی گیا پاپوش ہیہم | کہو جاؤن کہان مین اوسکا مارا | وہ یان کرنی نہین دنیا گذارا
مجہی اوسنی کیا ہی ہطرح تنگ | نہین کچہ خوب میرے زیست کا ڈنگ | وہ کس کس روپسی آتا ہی اوسپر | وہ کیا کیا روپ دکہلاتا ہی اوسکو
یہ اچہا بیل لائی آہ تم یہان | چلی جس بیل کی پیچہی یہ جان | نہین وہ چہوڑتا پیچہا ہمارا | کرین ہم کسطرح اپنا گذارا

کہو کس بدعی نی ہاتھہ ڈالا — کہو کس سے پڑا تھا تمکو پالا — کہا بڈہی نی بس اب بہنی جانا — کہ ہو تم بہی نہایت مہر دانا

ذرا ہی سے اشارہ مین ہمارا — کیا معلوم تمنی حال سارا — ہمین بیشک بتایا مدعی نے — بلا شک دکہہ دکہایا مدعی نے

مین کہہ سکتا نہین یہ بلکہ اسبب — اگر کہہ اک سناتا ہون تمہین اب — کہ لایا تھا جوان اک بیل اسجا — تو پوچہا اوسنی مینی مول اوسکا

کہی مین اوسکے قیمت کچہہ نکہی — کیا وہ بیل اپنا چہوڑیان تب — زنانی بہیں سے پہر سہان وہ آیا — ہماری ساتہ کیا کیا روپ لایا

نکی ہنسی ذرا ہی دلمین کچہہ غور — بس عاشق ہوگئی ہم اوسکی فی الفور — لگا رہنی ہماری گہر مین آکر — لیا سب بہید گہر کا دل لگا کر

دکہائی تہی جو اوسنی ایسی کچہہ آن — کہ جان اوسپر لگامین کرنی قربان — کئی دن بعد پہر یہ داؤ کیلا — کہ مجکو دیکہکر گہر مین اکیلا

یہان تک اوسنی مارا کیا کہونمین — سوا اوسکو وہ لیکر سیم وزر مال — گیا بہاگ اپنی گہر کو یا نسی فی الحال

غرض اوسنی بہت سا مجکو مارا — لیا اور لوٹ بہی سب گہر ہمارا — کہا اوسنی بہت بیجا کیا ہے — جو تمکو اسطرح کا دکہہ دیا ہے

مگر تمنی بہی یہ بیجا کیا تہا — کہ بیل اوسکا بتایا چہٹکی کا — سری تردیک دونونکی خطا ہی — ولی جو کچہہ کہو تم سو بجا ہے

یہ کہکر پہر بنایا اوسنی ہرہم — لگایا مرہم پر اوسکی اوسیدم — کہین ہلدی لگائی اور کہین کچہہ — لگانی وہ لگا ہر دم کہین کچہہ

کبہی سینکی بدن کو آگ ہی سے — کبہی مالش کری تیل اور گی سے — کبہی گہی سی کراتا تہا وہ پرہیز — کبہی گہی وال مین کراتا تہا آمیز

کہلاتا تہا کبہی وہ مونگ کی دال — کبہی قلیہ کسیدن مچہلیان وال — لگا چنگا وہ ہوئی دن بدن جسے — سپاہی کی صفت کرنی لگا تب

کہ تمکو خوب ہی دکہہ کی دوا یاد — اجی تم تہے جکہون کی ہو استاد — مرض میرا کیا ہی آپ نی دور — سہون مین آپکا کسطرح شکور

مجہی اب کر چکے ہین آپ چنگا — جو فرماؤ نہالون جاکی گنگا — کہا چنگی ہوئی ہو تم ابہی کب — نہ بیماری گئی ہی آپ کی سب

ابہی کہاؤ دوا دو چار دن اور — نہلاؤن گا تمہین ہر گز نی الفور — دوا ایک اور رہی جو کہا دوگی تم — تو بڈہی سی جوان ہو جاوگی تم

ولی جس چیز کی مین نی تجویز — سو اب بازار سی آویگی وہ چیز — کہون مین جو کچہہ اب منگوائی آپ — اور اوسکو دو وہ سی پہر کہائی آپ

خدا چاہی تمہین آجاوی وہ روز — کہ بس اوس روز رکابہو ہر طرح شوق — غرض تمکو کرونگا استقدر شاد — کہ رکہوگی ہمیشہ مجکو تم یاد

اگر لینی دوا مین آپ جاؤن — نہ جانون جاکی آون یا نہ آؤن — کوئی ملجائی گا دہان مجکو بیمار — نہ آئی دیگا مجکو دہان سی زنہار

یہ سنتی ہی گیا پیر و نمین گردہ — اور اوسکی پاؤن پر رکہہ لیا سر — کہا ہان مجکو ایسی ہی دوا دو — جو ہو جاؤن جوان پہر از سر نو

کرو ایسی ہی مجہپر مہربانی — بجا لاجاوی درآوی جو انی — دوا لینی نہ تم بستی کو جاؤ — امیر الا دیگا جو کچہہ بتاؤ

نہین میری یہی خود ہی نہار — کہ جاؤ تم دوا کو سوی بازار — کہا پیر نہ لمیرا کچہ بلا کر — کہ لا تو اک دوا بستی سی جاکر

اسی باعث سی مین نکلا ہون گھر سے
کہ پیدا کیجیے کچھ زر ہنر سے
دکھاؤنگا تمہین اپنا ہنر جب
لگی گانے میرے تسے کچھ تب

یہ کہکر ہو لیا تب اونکی وہ ساتھ
اونہون نے پھر پکڑ اوسکا لیا ہاتھ
اگر ہی باپ آناری تمہارا
شفا کا اوسکی ذمہ ہی ہمارا

غرض وہ ساتھ اوسکو لیگئی گھر
بڑی عزت سے بٹھلایا پلنگ پر
پڑا تھا ایکطرف باپ اونکا بیمار
لگی وہ باپ سے یہ کرنی اظہار

کہ یہ آکر جو بیٹھی ہین پلنگ پر
انہین بھی دیکھیے لیجے اک نظر بھر
انہین لائی ہی یاں قسمت ہمارے
یہ سب کہو دینگی بیماری تمہارے



طبابت مین بہت اوستاد ہین یہ
نہایت اہل متعدد ہین یہ
سوا اسکے ہنر ہین اور بھی یار
غرض ہر ایک فن کی ہین یہ امتاد

سینگے وصف انکی آپ کیا اب
علاج اپنا کراؤ انسی بس اب
وہ بڈھا ہو گیا خوش سنکے یہ بات
دعا دین کی بندگی اوسکو دعا ہات

کہا گر آپ مین ایسا ہنر ہے
بہت اچھا کیا آئی یہان تم
دوا میری کرو ای مہربان تم

نہ صحت اگر دکھلائین گی آپ
کہا ہر کی دیا سی ہون مین وہ پیدہ
کہ کر دیتا ہون ہر اک دکھ کو ناپید

تمہاری بھی دوا جو مین کرونگا
تو کچھ دکھہ آپکا رہی نہ دونگا
شتاب اب اسطرف کو لائیے ہاتھ

کرون تشخیص دیکھون نبض یکبار
کہ لرزہ ہی تمہین یا تپ ہی ہا قبض
کہا کیا دیکھتی ہو ہاتھ میرا

مرض مجھکو نہین کچھ تن کی اندر
مرض میرا عیان ہی سب بدن پر
دوا میری بدن کی آپ کیجے

کہا پھر دیکھہ کر سب تن بدن کو
کہ دیکھا مین بدن سارا تمہارا
خبر میری بدن کی آپ لیجے

اور آتا ہی نظر سر مین بھی اک گھاؤ
کسی دشمن سی کھایا یا لڑائی
وہی ہوگی کسی سی یار لڑائی
وہی بیطرح یہ سوج سارا

لڑائی مین کہین یہ چوٹ کھائی

وہ قاضی جسکیطرح پہ رنگ اور روپ اڑا — ہوئی گھر کو روانہ پڑھ کی لا حول — ٹوٹی ماری غم کی ہوگئی لوٹ — جب آئی تن پہ بڈھی کی نظر چوٹ

کبھی مٹی بدن کو اوسکی روئیں — کہ باواجی کسی ڈائن نے سی لیں — کبھی سہلاوین اوسکے پاوں سر — کبھی مٹی سونگھاوین اوسکو لاکر

جب آیا ہوش مین یہ چہیات احوال — کہا کیا پوچھتی ہو تم مرا حال — جسی سمجھا تہا تمنی آہ عورت — نہ تھی زنہار وہ واللہ عورت

اری تمنی نہ کچھ دیکہا نہ بھالا — کہ وہ عورت نتہی تہا بیل والا — اوسینی بیطرح مجھکو گھسیٹا — اوسینی بیطرح سوٹون سے پیٹا

سنایہ ماجرا بیٹون نی جسدم — لگی کہنی بہت سا ہو کے پرغم — کوئی مین بہی وہی لٹکا گیا ہے — کمر مین بیطرح جمکا دیا ہے

کہ گر انکی کہین پاوں نکی اوسکو — تو ہم کچہ ہی کہا جاوے اوسکو — نہین لگتا وہ جبتک ہاتہ افسوس — ہماری جیکو ہی دنرات افسوس

کری ہولا کہین وہ ہاتہ لگ جاے — دعا ہم بہی ذرا اوسکو دکہلاے — یہ کہکر پہر لگی وہ دیکہنی گہر — بنایا کچہ بہی رکہا تہا جہان زر

نہ زر پایا کہین اور کچہ نہ زیور — نہ پایا تیر و ترکش اور نہ خنجر — لگی سر مارنی دیوار و در سے

بیان سب کر چکا مین حال انکا — سنو اب تجہسے سب احوال وانکا — کسی ہی حال اپنا کچہ نہ کہکر

لیی کپڑی ہین بودی پرانے — کہ تا مفلس اوسے ہر ایک جانے — کہ پہچانی ٹھگون کا پہر نہ داؤ

دوائین بہی بہت وہ لے چلا ساتہ — بغیر اسکے نجانا ڈالنا ہاتہ — چلا وہ اونکی گہر کی سمت صاحب

وہ چلتی چلتی پہنچا اوس کوئی پر — کہ لگتا تہا ٹہگون کا جسکی اندر — لگا پوچہ وہ کرنی من لگا نے

ہوا تہا جیون ہی پوچہا مین مشغول — سوا پہونچی وہان دونون مچہولی — گئی بیٹہ اوسکی دونون روبرو وہ — لگی کرنی جوان سی گفتگو وہ

مہاراج آپ آئی ہین کہان سے — کہان پہر آپ جاوینگی یہان سے — کہ کیا کرتے ہو تم پیشہ ہمیشہ

کہا اوسنے نہایت ہو کی غمگین — کہ ہونین بہین محتاج مسکین — چلا آتا ہونین یان نے گہر سے — بہت آگاہ ہون ہر ایک ہنر سے

بلی ہی جو کوئی بیمار و رنجور — وہین کرتا ہون اوسکا ورد و کد و دور — مریضون کی دوا کرجانتا ہون — مریضون کا مرض پہچانتا ہون

نجوم اور شاستر سی بہی ہون آگاہ — مجہی معلوم ہے سب بید کی راہ — بہلی ہی دیکہتا ہون زبرجون سے

غرض ہر ایک فن مین ہون نہایت ہشیار — ولیکن تنگدستی سی ہون لاچار — چلون ہون اب کہین کہانی کمانے

کہا گر آپ ہین ہر فن مین ہشیار — تو ہی آپ یان دو روز لاچار — لگا ہی ناک مین دم اپنا آنے

پڑی ہین قبلہ گاہی اپنے بیمار — نہایت ہو رہی ہین کشتی لاچار — جو کچہ دل چاہے سو کہا نیکو کہا و

بس اب چلیے یہانسے گہر ہمارے — بدل تابع رہینگے ہم تمہارے — کہ کیا کچہ درد ہی اور کیا ہی احوال

کہا اپنی تو یہ ہی آرزو ہے — مریضون کی نہایت جستجو ہے

کیا بڈھی فی جب گھر سی کنارا — زنانا بیس سب اوسنی اوتارا — وہین مردانہ جوڑا ایک پہنا — لیا گھر مین سے زر اور نقد گہنا

مسلح ہو کی خاطر خواہ فی الفور — اور آ کی پاس بڈھے کی سیدھا — کیا جھک کر سلام اور یہ بہی پوچھا — مرا تنہا بیل کیا یہ چھ ٹکے کا

وہ دیکہہ اوسکو اور دہر حیرت آیا — ا دہر پھر اوسنی سونئی کو اوٹھایا — لگائی پشت و سیر مین اسقدر جست — کہ سوجی بیٹھا اور سر کچھ گیا پیٹ

ہوا بیہوش جب اوسکو پکڑ کر — اور اک مضبوط رسّی مین جکڑ کر — کوئی کی پیچ مین لٹکا کی اولٹا — لیا پہر وہانسی اپنی گہر کا رستا

ندبکا کچھ ذرا پہپہا اور آ گا — گیا اک سانس وہانسی گہر کو بہاگا — وہان اتنی مین قاضی جی بہی آئے — بتاشی پان بہی شربت دونون لائے

ٹہکون فی گہر مین جب تانہ دیکہا — ہوا اکبار دلکو سوچ پیدا — لگی کہنی بہت سا دیکہہ ہر سو — خدا جانی گئی دونون کدہر کو

تلاش اونکو کرین ہم کس جگہ اب — کہ اچودہ کی یا پندرہ برس کی

کہا قاضی فی تو اب ہمنی جانا — کہ مشکل ہی اونہون کا ہاتہ آنا — وہ سمجہا یہ کہ قاضی جی نہین دانا

نکاح عورت کا کب مجہسی پہ ٹلتے — حوالہ بہر بیٹون کی کرینگے — کہین عورت کو لیکر اوٹہ گئی دلہہ

کہا مانو نہ ڈہونڈو اب کہین تم — کہ پاؤگی کہین اوسکو نہین تم — نہین کچہہ دیکہنا ہی ہوش و پس اب

مگر اتنی کرو تم مہربانی — کوئی سے لا پلا دو مجکو پانی — لگی اندر نظر اکبار کرنے

نظر کرتی ہی بس کیا دیکہتی ہیر — کہ باوا جی لٹکتی ہین کوئی مین — نکالا اور پلنگ پر لا کی ڈالا



جو برتقدیر مرجاتی مری جان — کہان پاتی تو کوئی مجھہ سا انسان — بھلا تو بھی تو اپنی دل مین کر غور — کہ کرتا ہون مین تجھہ پیار کسطور

دکھاؤن کیا کیا تجکو چیز گھر کے — نہین تعداد یہان کچھہ سیم وزر کے — خدا کا شکر کرا تجھے دن اور رات — کہ ایسا مفت آیا گھر تری ہات

جو کچھہ دل چاہے سو کہاتی کو تو کہا — سدا ڈھونلک بجا اور راگ تو گا — اگر دل چاہے کچھہ پوشش نہ یکی — لگی گی لگنی تو صورت پر یگی

تو پہنا چاہتی ہی جیسی انگیا — بنا لی بی تکلف ویسی انگیا — نتھہ اور چوڑی بھی جیسی دین نگار — سو ہو سکتی ہین ویسی دم مین تیار

بلاق اچھا تو رکھہ اک ناک مین جان — نہ خالی جھولکون سے اپنی رکھہ کان — گھرا دون گا مین وہ پانیب تجھے — کہ جسکی دور تک جاوے جھنکار

تو شرما مانکر اب اسطرح جان — کہ آخر تجکو رہنا ہے سدا یان — چھپایا کر نہ تو مہنہ اپنا مجھسے

مین سمجھا تو بری گھر کی ہی نکلی — نہین ابتک کسی کی پاس لیٹی — ہوا ای نازنین معلوم مجھکو — کہ ہر اک بات مین ہے شرم تجکو

حیا سی تو نہ منہ کو کھولتی ہی — حیا کی ماری تو کم بولتی ہے — مگر کیونکر تسلی ہو دی میری — ابھی اک آنکھہ نہ دیکھی ہیگی تیری

یہ نرم آواز جسی اوسنی کہا یون — کہ جلدی اسقدر کرتی ہو تم کیون — ابھی ہون شرم کی ماتھو ہوا بیجار

ہم آغوشی کا مجکو کیا نہین ذوق — بھی تو آپ ان باتونسی ہی شوق — غرض ایسی جوان باتین بنانا — کہ بڈھی کو یقین فی الفور آنا

چلی جاتی وہ بیٹی جب کہین کو — وہ چھوتا جب جہان شرمگین کو — لگا بڈھا جہان پر ڈالنی ہاتھہ — یہی چاہا کہ سوؤن اوسکی ہمراہ

سپاہی فی کہا شرما کی لاچار — کہ کیسی آپ ہین دانا و ہشیار — لگانا ہی مناسب کیہ تمین ہاتھہ

کہا صوبے دگھر مین سبھی چیز — تو کرتی کیون نہین ہی اسکو تجویز — تو خود مختار ہی اس گھر کی اب تو — کرا اپنی ہاتھہ سی اب اسکا سامان

کہا جمعہ کا دن جو ابکی آوے — کوئی جا شہر سی قاضی کو لاوے — نکاح پڑہجای وہ آکر ذرا یان — نہین کچھہ چاہیے اور سامان

مجھے منکوحہ ہونی ہی تجھی آپ — جو کچھہ دل چاہی سو ہی کیجی آپ — اور اک بیٹی کو پاس اپنی بلاؤ

کہا جمعہ کی دن تو شہر کو جا — اور اک قاضی کو اپنی ساتھہ لا — یہ پاکر حکم وہ اسنے پدر کا — ہوا جمعہ کی دن راہی شہر کا

گیا ہوگا وہ جسدم ایکی کوس — جوان بڈھی سے بولا کر کی افسوس — بتاشون پان کو کہنا گئی ہو

ندیکھین کیجیو دو چیز قاضی — کبھی ہرگز نہونگی ہمسے راضی — چلی جاوین گی یہان سے طیش کہاکر

کہا بڈھی فی سچ ہی اہمرجان — بتاشی چاہیین اور پان بھی پان — بتاشی پان لی آویگا جاکر

نکالا منہ سے بیٹی فی نہ کچھہ حرف — یہ سنتی ہی چلا وہ شہر کی طرف — سپاہی فی کہا بڈھی سی یہ تب

پڑہین گے اب نکاح قاضی جی آکر — سوہین تیار ہو بیٹھون منہ کہ — بلا لونگی تمہین گھر مین بہادر

غرض ڈولی کو وہ دونون اوٹھا کر — پدر کے پاس اوسکو لیگئی گھر — سپاہی فی وہین پر آنکھ کھلا — کیا بڈہی کو عاشق اپنی رنجکا

کہا بیٹون نے پہر یہ باپ سے حال — کہ اس عورت کا ہی کہ طرفہ جوال — گیا خاوند اسکا چہوڑ اس جا — بھلا اب یہ بچارے جاے کسجا

رہا یہ چاہتی ہی گر ہمارے — اسی ہم پاس لائی ہین تمہارے — رہی یہ پاس میرے یا کہ اوسکی — رہی یہ اب کہو تم پاس جسکے

ہوا تھا دیکہہ بڈہا اوسکو شیدا — کہا بڈہی نے بیٹون سے کہ کیسا — اگر منہی کیا اب آہ یہ کام — تو روٹی کا بہی ہوگا مجہکو آرام

رہیگی یہ اگر گہر مین ہمارے — نہ ہرگز کام آویگی ہمارے — بہلا بیٹون کرو تم کیون وہ کام — کہ روٹی کا ہو جسمین سبکو آرام



رہیگی گہر مین میری پاس اللہ — تو بیٹی خوش رہیگی حسب خواہ — کہ ہرگز مت لگاؤ تم اسی بات

یہ سنکر بات بیٹون کا گیا ہوش — غرض وہ بوڑہے لاچار خاموش — رہی بیٹون کو بہی ہرگز نہ چہیڑ

وہ بڈہا پاس رکہتا تہا جوان کو — فدا کرتا تہا اوسپر اپنی جان کو — نہایت عجائب اور غرائب

کبہی گہر مین کا اوسکو زر دکہاتا — کبہی زیور کبہی گوہر دکہاتا — دکہایا سب اوسی کہ راتون رات

کبہی کہتا تہا تو گہر کی ہی مالک — تمام اس پور روز کی ہی مالک — جو بیٹی میری لے آئی تہی یہان

بہت ہوتی تہی ہر طرف خواری — اکیلی بن مین پھرتی مارے ماری — تو کہا بہانا تہی اگر کوئی شیر

کہا اس ڈولی کو نیسان رکھنگی اب تم — چلی جاؤ یہان سی گھر کو اپنے جم
کہا رون نی معافہ رکھنگی اسطرح — لیا رستا وہانسی گھر کا فی الفور
نظر آیا ٹھگونکو جب وہ ڈولا — وہین ڈولیکا پردہ جاکی کھولا
کہا ہی بیکبخت آئی کہان سے — بیان کر تو یہان آئی جہان سے
کہا اوسنے کہون کیا اپنا احوال — عجب ہے طرفہ تر ہی میرا احوال
نکالا میرا زیور آہ سارا — کیا پہر ساتہ سی میرے کنارا
ہوئی تھی کچہ خطا مجہسے نہ زنہا — نہ جانون کیون ہوا وہ مجہسے بیزار
نہ کلی تھی کبہی مین گہر سے باہر — کرون احوال اپنا کسپہ ظاہر
خدا جانے پڑون مین کسکی پاہے — پڑی جیسی کی بہی اب مجہکو لالے
کہا ہم ڈہونڈنی جاتی ہین اوسکو — ابہی یان ڈہونڈ کر لاتی ہین اوسکو
ہوے ہر طرف وہ جنگل مین جہ یان — نظر آیا نہ اونکو کوئی انسان
کہا ہم سارا جنگل دیکہ آئے — کہین تیری سہان ہمنے نہ پائے
توقع اوسکی ملنی کی نہ کر تو — نگاہ لطف سے اب دیکہہ ادہر تو
کیا ہی تیری شوہر نے برا کام — پہرا وس کمبخت کا ہر گز نہ لینا نام
غرض ہم پوچہتی ہین تجہسی نیچہ بہی — کہ گر تجہکو کہبی کوئی رہی گی
بہلا جی اور اب مین کیا کرونگی — مجہی جو کوئی رکہہ لیگا ہوونگی
کہا اپنی مجہکو جو کوئی رکہیگا — بڑا احسان وہ مجہپر کریگا
کہا اکہانی کہ تو میری رہا کر — وہ بولا دوسرا تو رہ مری گہر
کہا پہر دوسرے نے مین زیادہ — تیری خدمت کا رکہتا ہون ارادہ
لگی ہونی جو بون دونو مین تکرار — تو دونو سے یہ بولی پیر وہ ہشیار
کہا کچہ مت کرو تکرار یارن تم — یہان سے لیچلو مجہکو وہان تم

اگرچہ سب طرح کا خوف ہی یہان — مگر اللہ میرا ہے نگہبان
اگر می اک وہان ہوئی جب اوسکو آخر — وہ دونون ٹہک اوسی آنی نظر پہر
نظر عورت پڑی ڈولی مین جسدم — ہوئی دونون نہایت شاد خرم
تو سچ سچ ہمسی کہدی حال اپنا — چہپا مت ہمسی کچہ احوال اپنا
میری ماں باپ کیسی میرا شوہر — کرا کر رخصت اوسنہ نہمین لاکر
وہ شوہر ٹل گیا جب سانہ سی آہ — کہا رون نی بہی اپنی گہر کی راہ
مجہی وہ چہوڑ کر یون نی سدھارے — گیا یہان سے کہان اللہ جانے
پڑی ہون نہمین لاوارث اکیلی — اب اس بندیکا ہی اللہ بیلی
کوئی ہوگا نہ بد اندیش ایسا — ملا تہا میرا شوہر مجکو جیسا
طمع سی زیور و زر کے بصد غور — لگی وہ ڈہونڈنی ہر طرف الفور
نہ پایا جب کہین ہن مین کسیکو — تو اگیر اٹہگون نی پہیرا اوسیکو
بڑا بیدرد تہا خاوند تیرا — کہ جس انسطرح منہ تجسی موڑا
بدل ہم تیری دلداری کرینگی — نہایت جیسی غمخواری کرینگے
ہوا بیزار گر تیری وہ روسے — تجہی کیا کام اوسکی جستجو سے
ادا سی وہ دکہا کر انکہہ یکبار — کہا مین اب تو ہون ہر لحظہ لاچار
رہی گی گر نہ یہ بندے بہی اس جا — تو جاوے گی بہلا اب یہان سے کس جا
جو دیکہین اوسکی انکہین سہر آلود — وہین عاشق ہوئی وہ دونون مردود
زیادہ جیسی خوش رکہونگا تجہکو — کہ جیسے یہ تیری بہائی ہیگی مجہکو
دل و جان سے تری خدمت کرونگا — تری مرضی کا مین تابع رہونگا
کہا ہان قبلہ گاہ ہینگی ہمارے — کہ کوئی اور بہی ہی گر تمہارے
کہین گے وہ بزرگ اب جسطرح سے — بذیرا کیجیو تم اوس طرح سے

ٹھگونکی گھر جو آپونچا سپاہی — تب اسکے فہم مین یہ بات آئی — کہ یہ ٹھگ ہین اولاد نکا ہی گھر ہی
خدا جانی بچی اب کسطرح جان — کہ بیڈھب آپہنسے ہین ہم میان آن — ٹھگون کی گھر غرض پہونچا جوان جب
کرای ٹیو یہ کیا اچھا جوان ہے — جو آیا بیل پر چڑھ کر میان ہے — کہا بیٹون نے اپنی باپ ہی یون
اب اسکی بیل کو ہم مول لین گے — جو کچھ کہدو گے تم سو اسکو دین گے — نظر اسکی طرف اب کیجیے آپ
ہمین منظور ہی کہنا تمہارا — کرو اب فیصلہ یہ تم ہمارا — وہ بولا مین نے اب یہ بیل دیکھا
سنا یہ مول جب اوسکی زبان سے — چلا یہ بیل ہمکو اپنا دہانسے — کہا جاتی ہین گھر کو اپنی اسکو مین



یہ کہکر اون ٹھگونسے وہ سپاہی — ہوا گھر کی طرف کو وانسی راہی — کہی گھر جاکی اوسنے اپنی یہ بات — کہ آئی تھی مری اک نوکری ہات
نہ دیکھا جو مگر اپنا گذارا — کیا اوس نوکری سے مین کنارا — لگا تھا نوکری مین ہیل اک بات — سواک رسی مین ملکر دونو بدذات
خریدا تھا اونھونی گاو مجسے — غرض کیسا عجب اک داو مجسے — دبی مجکو نہین کچھ بیل کی دام — کیا اچھا نہین ہو دونو نی یہ کام
پھرا کدن پاس اونکی جاونگا مین — کسی ڈھب سے کچھ انسی لاونگا مین — جوان نے تین دن کی بعد نا چار — کیا اپنا زمانہ بھیس یکبار
بنا اسطرح کا وہ نازنین کس — کہ جو دیکھی ہو عاشق ہو وہین بس — کہا اوسنے بلائی خوب ہوشیار — ہنگایا ایک ڈولا بھی طرحدار
سنوارا اور رہو کی ڈولی مین بیٹھی — ہوا گھر سے ٹھگون کے طرف راہی — ٹھگون کا رہ گیا تہ و بیک گھر جب — کہا روون سپاہی نے کہ اب

کیا ہی گر تی دلپر بھی میل | تو اچھا ہم تمھین دیتے ہین اک بیل | تبھی زر نقد دیوین ہم کہا سے | فقط اک بیل لیجا تو یہان سے



سپاہی نوکری سی تنگ تھا سے | چلا اک بیل ہی لیکر سپاہی | بہت وہ بیل زیبا اور کلان تھا | قوی تھا بیش قیمت اور جوان تھا

غرض اوسن بیل پر چڑکر وطن کو | چلا وہانسی وہ سمجھا اپنی من کو | کہ گو تو نی بہت بہان دگمہ اوٹھایا | ولی یہ بیل اچھا ہاتھ آیا

اگر بیچین کہین اس بیل کو ہم | روپی اسکی ملین کب ساٹھ سی کم | یہ جاتا تھا وہ کہتا اپنی من مین | ملی دو ٹھک اوسی تانی مین بین مین

سپاہی کا ٹھکون نے دیکھکر بیل | کیا اپنی دلونمین بس یہی میل | کہ گر اپنی لگی یہ بیل پہر ہات | تو کیا ہی خوب ہی والدیہ بات

پر اسکی پاس مین دو چار ہتیار | ہی اس سے ہاتھہ آنا بیل دشوار | مگر کچھ اور ہی تدبیر کیجے | کسی ڈھب سے یہ اسکا بیل لیجے

یہ کہکر دونون بولے اوس جوان سے | کہ تم اس بیل کو لائی کہان سے | اگر بیچو تو اسکو مول لین ہم | جو ٹھہرے اسکی قیمت تمکو دین ہم

کہا اب بیچتا ہون کیجیے آپ | پسند اس بیل کو اب کیجی ہے آپ | جو مین یہ بیل اپنا تمکو دون گا | روپی اس بیل کی مین سا ٹھہ لون گا

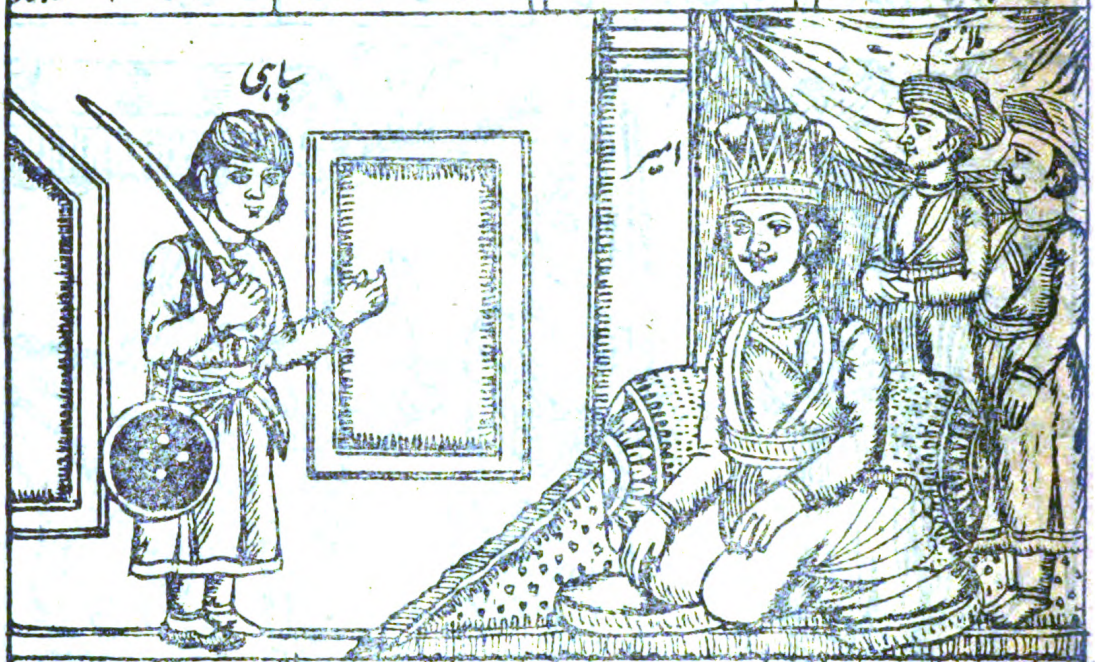
کہا اسکا نہ ٹھہری مول اسطور | وہ ٹھہرے گا جو ٹھیراوینگا وہ اب | چلو آگی کوئی مل جائیگا اب | وہ ٹھہرے گا جو ٹھیراوینگا وہ اب

سپاہی نی کہا اچھا کہو تم | جو کچھ کہدیوی قیمت سو دو تم | بس اسکا مول وہان ہو جائیگا ٹھیک | رہا ہی شہر مین اب بہانسی نزدیک

وہ دونون ٹھگ حقیقی تھی برادر | اوسی بن مین تھا اونکا پاس گھر | ہمیشہ رہزنی سے اونکو تھا کام | امیرا اور فقیرا اونکا تھا نام

حفاظت کی لیی پھرتی سلاح آپ | دغا سی مکر سی رستا بھولا کر | سپاہی کو غرض وہ لیگئے گھر | ٹھگانی کی لیی پھرتی سلاح آپ

غرض پہنچا کسی دربار میں وہ | ہوا نوکر کسی سرکار میں وہ | ولیکن اسطرح کی تھی وہ سرکار | کہ بالکل تھی ملازم اوس سے بیزار



کسی نوکر کو اوس سرکار سے گاہ | خوشی کی ساتھ ملتی تھی نہ تنخواہ | سبا کو نا دہندی کا تھا آثار | تھی اوس آزار میں دائم گرفتار

نہ تھی کچھ نا دہندی میں سے مشہور | بہت تھی تنگدستی سی بھی مجبور | جو آن نے دان غرض لاچار بارے | بہت سختی سی دن اپنے گذارے

ہوئی جب نوکری کرتی گئی ماہ | لگا تب مانگنے وہ اپنی تنخواہ | ہوا یہ حکم مت کمبر سپاہی | پڑی ہی کیا تری اوپر نباہی

نہیں تحویل میں کچھ آج کل زر | کہا ان نے خوش کریں ہم تمکو دیکر | ولا دین گی تری تنخواہ سارے | شتاب اب ہوئی گی تحصیل جاری

نہ گھبرا اور تقاضا بھی نکر تو | کہا پھر مانگی طلب ہم دینگی تجکو | سپاہی نی کہا پھر ٹھوکر خم | کہ اب کرتی نہیں یہان نوکری ہم

نہیں یہ نوکری مجھکو گوارا | کہ ہرگز یہان نہیں اپنا گذارا | ملازم جو طلب اپنی پیاوے | کہو کسجا سی وہ کہانی کو لاوے

کسی اب اور ہی بستی میں جاکر | خدا کی فضل سی ہوگا میں نوکر | بس اب بندیکو رخصت کیجی آپ | مری تنخواہ مجکو دیجیے آپ

تمہاری نوکری اب ہمنی جھوڑے | ولا دو تم ہماری کوڑی کوڑی | اگر میں سب طلب اپنی پیاؤن | تماشا خوب سا تمکو دکھاؤن

سپاہی نی مچائی جبکہ یہ دھوم | ہوا سردار کو اوسدم یہ معلوم | کہ یہ اپنی طلب جب تک نہ لیگا | ہمین تب تک شہر گز چین دیگا

حساب ہو سکی طلب کا کری تجویز | کسی ڈھب سے مرخص اسکو کیجے | ولیکن کیا کرین تدبیر اب ہم | کہ کچھ اپنے نہیں ہے پاس اسدم

سپاہی سی کہا پھر اسپاہی | کہین تمسا نہ ہوگا کوئی واہی | ابھی سی یہان ترا گھر اگیا جی | گذارا یہان نہ تو نی اک دمس بھی

تو ناحق نوکر اب چھوڑتا ہے | مروت سی تو کیون منہ موڑتا ہے | ہمارا جانتا ہے حال معبود | کہ اک کوڑی نہین ہے پاس موجود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی دی مجھی توفیق تقریر — کروں تازہ سا قصہ ایک تحریر — نیا قصہ ہی اور تازہ کہانی
پڑہی جو اسکو ہووے حزم دشاد — کری نیکی سے مجکو بیشتر یاد — کہانی کو مری شہرت عطا کر
اگر دیکھی ہنجور نقص اور عیب — تو وہ اصلاح دی اسکو بلا رب — سین یہ کتا نہین بے عیب ہے یہ
قدیمی ہے وطن میرا کرت پور — شراب عشق سی رہتا ہون مخمور — پہرا تا ہی مجھی گردون جہا تین
نظر پڑتا ہی جس گلزار مین گل — وہین ہوتا ہون شیدا مثل بلبل — سدا گردش مین جو رہتا ہے گردون
کبھی جاتا ہون دہلی گاہ لاہور — کبھی کاشی اجودھیا گاہ بجنور — خوش آتا ہی مجھے ذکر محبت
اگرچہ ہون بہت دیوانۂ عشق — ولیکن یہ نہین افسانۂ عشق — یہ قصہ اور بھی کچھ ہی عجائب
محبت کا بھی گو اسمین ہے مذکور — ولی راہ محبت سے ہی کچھ دور — یہی تخطیم ہی کرنے کے لائق
بھکمارہی دامن بجنوری سے جس نے پایا — سنا سو ہی بیان کرتا ہون اسکا — جو چالاکی ہی تجہ مین ای قلم لکھ
نہو شعرون کا گر مضمون عالی — ولیکن ہو فصاحت سی نہ خالی — عبارت صاف مین لکھ اسکو اسطور

آغاز داستان

نہین ہی طول سی ہر دم مجھی ہو — کہ سب کچھ پاس تھا کہانیکو موجود — کہین جانیکا تھا اوسکو نہ کوئی کام
کسی بستی مین رہتا اک جوان تھا — نلاتا تھا کبھی کچھ دلمین کلفت — ہوئی جب ایک مدت بعد آخر
ہمیشہ اپنی گہر رہتا خوشود — تھکانی لگ گیا سب پاس کا زر — مہت جب تنگدستی نی ستایا
زن و فرزند سی رکھتا تہا الفت — بھلا ہی بیٹھنا گر مین نہین اب — ہوا آخر کہین کو وہ روانہ
جو وہ بیٹہا رہا اسطرح پر گھر — کہ چلکر نوکری کیجی کہین اب — گیا لی اوسکو گہر سی آب و دانہ

رہی مجھسے الٰہی یہ نشانی — مسافر سر بسر رہا ہی عیب سے یہ
نہ دیکھی عیب سی کوئی بہی اسپر — ہر اک شہر و دیار و ہر مکان مین
مسافر سر بسر رہا ہی عیب سے یہ — ہمیشہ مین بھی ہون مانند مجنون
ہر اک شہر و دیار و ہر مکان مین — نہین رہتا بجز فکر محبت
ہمیشہ مین بھی ہون مانند مجنون — نہایت ہی عجائب اور غرائب
نہین رہتا بجز فکر محبت — یقین ہر ایک ہووے اسکا شائق
نہایت ہی عجائب اور غرائب — جو کچھ تو نی سنا ہی عشر و کم لکھ
یقین ہر ایک ہووے اسکا شائق — کہ آوی فہم مین ہر اک کے فی الفور
جو کچھ تو نی سنا ہی عشر و کم لکھ — عبارت مختصر سی دلکو ہی ذوق
کہ آوی فہم مین ہر اک کے فی الفور — حسین و ہوشیار و کاروان تھا
عبارت مختصر سی دلکو ہی ذوق — ہمیشہ اپنی گہر رہتا با آرام
حسین و ہوشیار و کاروان تھا — رہی آسودگی اوسپر نہ وہ پھر
ہمیشہ اپنی گہر رہتا با آرام — تو آخر یہ جوان کی دل مین آیا
رہی آسودگی اوسپر نہ وہ پھر — گیا لی اوسکو گہر سی آب و دانہ

Kisah Sepahee Zadeh

INSTITUTE INDIAN

به‌مین گلشن آرای جهان رنگینی بخش گل و رخسان



از حسن سعی کامل بمطبع نول کشور لکهنؤ تازه یافت

Qiṣṣah-ĕ-sipāhīzādah, etc.

15-E 30.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

